REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ــــ ۲۲

ایڈیٹر :-
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :-
جاوید اقبال اختر

شمارہ ــــ ۱۱

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۹ صفر ۱۳۹۳ ہجری | ۱۵ امان ۱۳۵۲ ہش | ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

قادیان ۱۳ امان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

مسجد احمدیہ عمر (تریوے) ماریشس کا شاندار افتتاح!

افتتاحی تقریب میں سینکڑوں احمدی احباب، سرکاری افسران اور فرانس کے سفارتی نمائندوں کی شرکت

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا مبارکباد کا برقی پیغام

از مکرم مولوی محمد اسلم صاحب قریشی انچارج مبلغ احمدیہ مسلم مشن ماریشس

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور رحمتوں، سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل جماعتِ احمدیہ ماریشس کو تریوے میں ایک خوبصورت اور کشادہ مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس مسجد کا افتتاح بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ مورخہ ۲۷ دسمبر بروز بدھ شام ۱/۲ ۵ بجے عمل میں آیا۔ احبابِ جماعت کی دعاؤں کے حصول اور دلچسپی کی خاطر اس مسجد کی تعمیر اور افتتاحی تقریب کے جملہ کوائف ہدیہ احباب کئے جاتے ہیں وباللہ التوفیق۔

مسجد احمدیہ عمر تریوے کی مختصر تاریخ

تریوے جو ماریشس کے شمالی علاقہ میں واقع تین میل لمبا گاؤں ہے، میں احمدیت کا بیج تو حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ بی۔ اے کے زمانہ میں ہی بویا گیا۔ مگر اس چھوٹی سی جماعت کو اپنی مسجد کی تعمیر کی توفیق ۱۹۴۵ء میں حضرت حافظ جمال احمد صاحب کے زمانہ میں جاکر ملی جبکہ ایک مخلص احمدی خاتون بی بی زلیخا سُدھن نے ایک فراخ قطعۂ زمین خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے جماعت کو تحفۃً دیا۔ گھانس پھونس کا ایک چھوٹا سا کمرہ تعمیر کیا گیا۔ سینیر سے احمدی معمار بیل گاڑی پر سفر کر کے اس خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے آتے رہے۔ یہ مسجد ۱۹۶۰ء تک جماعت کی ضروریات کی کفیل رہی مگر اسی سال ایک خوفناک سمندری طوفان کے باعث یہ مسجد بالکل شکستہ ہو گئی۔ چنانچہ فوری طور پر گھانس پھونس کی بجائے ایک لکڑی اور ٹین کی مسجد تعمیر کی گئی۔ یہ عمارت کئی سال تک جماعت کے کام آتی رہی۔ مگر چونکہ پُرانے سامان سے تیار کی گئی تھی اس لئے جلد ہی بوسیدہ ہو گئی۔ اور کیڑا لگنے کی وجہ سے بہت خستہ حال ہو گئی۔ چنانچہ ۱۹۶۸ء میں محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے نئی پختہ اور کشادہ مسجد کا پروگرام بنایا۔ نقشہ تیار کیا گیا۔ ابتدائی طور پر مسجد کی بنیادوں کی کھدائی کی گئی۔ اور مکرم مولانا منیر صاحب نے ہی اس کا سنگِ بنیاد رکھا۔ مگر چونکہ مقامی جماعت مالی وسائل کی کمی اور کمزوری کے باعث کام کو چلانے اور نگرانی کے لئے مناسب دوست نہ ملنے کی وجہ سے اس کام کو جاری نہ رکھ سکی۔ اس لئے دو تین سال تک یہ کام معطل پڑا رہا۔ شروع ۱۹۷۱ء میں خاکسار نے احبابِ جماعت کے مشورہ سے اس اہم کام کی تکمیل کا پروگرام بنایا اور ذاتی نگرانی میں ازسرِ نو تعمیر کے کام کا آغاز کیا۔

پختہ مسجد کی تعمیر کا آغاز

دنیا میں کسی بھی کام کی انجام دہی کے لئے فنڈز ایک بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن کے بغیر کام کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ چنانچہ مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ کی فراہمی کا ایک جامع منصوبہ بنایا گیا۔ جو یہ تھا کہ ہر صاحبِ استطاعت احمدی دوست تعمیر مسجد تریوے کے فنڈ میں کم از کم پچاس روپے چندہ دیں۔ اس تحریک کو خاکسار نے خطباتِ جمعہ اور سرکلرز کے ذریعہ اور اخبار Le Message کے ذریعہ متعدد بار احمدی مرد و زن تک پہنچایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں مخلص احمدی مردوں اور عورتوں نے اس تحریک پر لبیک کہا۔ اور بعض دوستوں نے تو سینکڑوں روپے اس مد میں چندہ دیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ایک مخلص احمدی نوجوان عبد الماجد خان ابن قاری محمد یٰسین خان صاحب مرحوم انگلینڈ سے دو یوم کے لئے ماریشس کی سیاحت پر آئے۔ انہیں جب زیرِ تعمیر مسجد کے متعلق بتایا گیا تو انہوں نے واپس جاکر ایک ہزار روپیہ بھجوانے کا وعدہ کیا اور پھر حسبِ وعدہ اپنی اوّلین فرصت میں بھجوا بھی دیا۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے آمین۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

علاوہ ازیں بعض غیر از جماعت اور غیر مسلم اداروں نے بھی عطایا دیئے۔ سیمنٹ کے ایک بہت بڑے مسلمان تاجر نے رعایتی نرخ پر اُدھار سیمنٹ دینا قبول کیا۔ اور یوں بفضلہ تعمیر کے کام کا آغاز ممکن ہو گیا۔ رضاکارانہ طور پر تعمیر کے سارے کام کی نگرانی اور کام کروانے کی ذمہ داری ہمارے جوان ہمت اور مخلص دوست بھائی احمد ڈومن صاحب نے اپنے ذمہ لی۔ شروع میں چند معمار اُجرت پر کام کرتے رہے جبکہ مزدوری کا کام مقامی جماعت کے نوجوان مفت کرتے رہے۔ وقارِ عمل یوں تو بیسیوں کی تعداد میں منائے گئے۔ اور جان توڑ کام ہوتا رہا۔ مگر دو وقارِ عمل بڑی نوعیت کے تھے۔ پہلا وقارِ عمل مسجد کی چھت کے بیم پر کنکریٹ ڈالنے کے لئے ۱۱ اپریل ۱۹۷۱ء کو منایا گیا۔ اس کے لئے ۳۰ خدام روز ہل سے تریوے گئے۔ اور دوسرا وقارِ عمل ۲ مئی ۱۹۷۱ء کو مسجد کی ساری چھت پر لنٹل ڈالنے کے لئے منایا گیا۔ یہ دن احبابِ جماعت کے لئے ایک جشن کی حیثیت رکھتا تھا۔ ۱۵۰ احباب جملہ جماعتوں سے ۱۴ موٹر کاروں پر شرکت کے لئے اور مسلسل چھ سات گھنٹے کام کر کے اس کشادہ مسجد کی چھت کو مکمل کر دیا۔ اس کے بعد بقیہ کام کبھی تیز رفتار سے اور کبھی دھیمی رفتار سے مگر پیہم اور مسلسل طور پر جاری رہا۔ تاآنکہ نومبر ۱۹۷۲ء آن پہنچا۔ اس وقت ابھی کافی پلستر کا کام، رنگ و روغن بیرونی دیوار کی تکمیل، ۳ لوہے کے گیٹ، برآمدے کا فرش وغیرہ باقی تھے اور خطرہ تھا کہ اس دھیمی رفتار سے کام ضرورت سے زیادہ وقت نہ لے لے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ ایک مناسب وقفہ مقرر کر کے مسجد کے افتتاح کی تاریخ مقرر کر دی جائے۔ اور اس خانۂ خدا کا افتتاح کر دیا جائے۔ تا یہ اپنی ضیا پاشی سے ماریشس کے شمالی علاقہ کو پوری آب و تاب کے ساتھ منور کرنا شروع کر دے۔

چنانچہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۲ء افتتاح کا دن مقرر

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

کیا گیا اور اس کے لئے مہمانِ خصوصی کے طور پر جناب گورنر جنرل صاحب مارشیس اور وزیر اعظم صاحب مارشیس کی خدمت میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ گورنر جنرل صاحب موصوف نے تو اس دن ایک دوسری مصروفیت کی بناء پر معذوری ظاہر کر دی مگر جناب وزیر اعظم صاحب نے بخوشی اس تقریب سعید میں شرکت کرنا منظور کر لیا۔ چنانچہ اس مرحلہ پر پہنچ کر ہمارے رضا کار معماروں اور مزدوروں نے بفضلہ کام کی رفتار بے حد تیز کر دی۔ اور خاکسار اور برادرم صدیق احمد صاحب کی نگرانی میں ہمارے جملہ والنٹیرز نے مسجد کی تکمیل کے ضمن میں رنگا رنگ کے کام انجام دینے میں دن رات ایک کر دیا۔ یہاں تک کہ افتتاح کا دن آنے تک مسجد اپنی جملہ زیبائش و آرائش، رنگ و روغن اور ماحول کی صفائی سے مہمانوں کے لئے آراستہ ہو چکی تھی۔ ڈسٹرکٹ کونسل "ماپو" کے افسران نے از راہِ نوازش ہماری درخواست پر چند روز کے اندر اندر مین روڈ سے مسجد کو آنے والی برانچ روڈ کو اعلیٰ رنگ میں تارکول سے مرمت کر دیا۔ اور مسجد سے ملحقہ دوسری سڑک کے ضروری حصہ کو بھی پختہ بنا دیا۔ جس سے مہمانوں کی موٹروں کی آمد و رفت میں بہت سہولت اور آرام ہو گیا فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

افتتاحی تقریب کی تیاری

کے ضمن میں خاص دعوتی کارڈز چھپوا کر سرکاری افسران، سفارتی نمائندوں اور معززینِ ملک کو بھجوائے گئے۔ اسی طرح ریڈیو اور ٹیلیویژن پر متعدد بار افتتاح کے پروگرام کی خبر نشر ہوئی اور اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔ تریوے کی جماعت کے مقامی احباب اور روزہل سے جانے والے خدام نے برادرم مولانا صدیق احمد صاحب منوّر کی قیادت میں ایک کشادہ شامیانے اور سٹیج وغیرہ کا انتظام کیا اور جلسہ گاہ کو خوبصورت قطعات وغیرہ سے مزین کیا گیا مگر عین افتتاح کے روز صبح سے مسلسل موسلا دھار بارش کی وجہ سے شامیانے میں تقریب کا انعقاد ناممکن ہو گیا۔ چنانچہ مسجد سے ملحقہ مشن ہاؤس اور لائبریری کے ہال میں مہمانوں کے بیٹھنے اور کارروائی شروع کرنے کا بندوبست کیا گیا۔ بہت سے لوگ مسجد کے برآمدے میں بٹھائے گئے۔ علاوہ ازیں شامیانے کے نیچے اور ملحقہ سڑک پر بھی بہت سے احمدی دوستوں اور مہمانوں کا ہجوم رہا۔

شام پانچ بجے افتتاحی تقریب کے آغاز کا وقت مقرر تھا۔ جناب وزیر اعظم صاحب کا آنا یقینی تھا مگر عین اس وقت موصوف کی طرف سے ایک پولیس افسر کے ذریعہ سے پیغام ملا کہ جناب گورنر جنرل صاحب مارشیس وفات پا گئے ہیں اس لئے وہ افتتاحی تقریب میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ اس خبر سے سب حاضرین کو بہت صدمہ اور افسوس ہوا۔ جناب گورنر جنرل صاحب موصوف بہت معقول آدمی تھے۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کے بڑے اچھے اور ہمدردانہ تعلقات تھے۔ جب بھی ملتے بڑی عزت افزائی فرماتے۔ بہر حال حالات میں اس اچانک تبدیلی کے باوجود افتتاحی تقریب کا پروگرام زیر صدارت برادرم مکرم حنیف جواہر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مارشیس وقتِ مقررہ سے تھوڑی دیر بعد شروع کر دیا گیا۔

کارروائی کا آغاز

تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو مکرم برادرم صدیق احمد صاحب منوّر مبلغ سلسلہ نے کی۔ تلاوت کے بعد آپ نے ان آیات کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم حنیف جواہر صاحب نے اپنا خوش آمدید کا ایڈریس پڑھا جس میں جماعت کی طرف سے معزز مہمانوں اور جملہ حاضرین کو اھلًا و سھلًا و مرحبًا کہا۔ اور مختصرًا اس الٰہی جماعت کے قیام کی غرض و غایت اور اس کے مطمحِ نظر پر روشنی ڈالی۔ نیز تریوے جماعت کے قیام اور ابتدائی مسجد وغیرہ کی تعمیر کا مختصر احال بیان کیا اور جملہ قربانی کرنے والے اور انتھک کام کرنے والے رضا کار خدام و انصار کا تہہِ دل سے شکریہ ادا کیا اور اُن کے لئے بہترین جزائے خیر کی دعا کی۔

اس خوش آمدید کے ایڈریس کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر شروع کی۔ سب سے پہلے تو عاجز نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا جس نے ہمیں تریوے جیسے دُور افتادہ گاؤں میں اپنی عبادت کے لئے ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر کی توفیق دی۔ بعد ازاں خاکسار نے اسلامی نظام، عبادت کی سادگی، فوقیت اور اکملیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلامی معاشرہ میں مساجد کی اہمیت و ضرورت اور ان کے مقام پر روشنی ڈالی خاکسار نے بتایا کہ اسلام میں مساجد صرف عبادت کے مقاصد کو ہی پورا نہیں کرتیں بلکہ مساجد مسلمانوں کے تمام قسم کے مذہبی، علمی اور اجتماعی کاموں کے سرانجام دینے کی جگہیں ہیں۔ مساجد ان کے مدارس بھی اور مساجد اُن کے نکاح پڑھنے کی جگہیں بھی ہیں۔ اور مساجد ان کی قضا اور فیصلہ کے مقام بھی ہیں۔ الغرض اسلامی زندگی میں مساجد ہمہ جہتی لحاظ سے نہایت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک الفاظ میں :۔

"مسجد علامت ہے انسانی اخوت کی۔ مسجد علامت ہے انسانی ہمدردی کی۔ مسجد علامت ہے انسانی مساوات کی۔ اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی اور عمارت دُنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مسجد ہماری ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ اور مسجد کے دروازے ہر اس انسان کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کے لئے نیک نیتی سے اس میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ جیسا کہ اس مثال سے واضح ہے کہ عیسائیوں کا ایک وفد جو خدائے واحد کی پرستش کرتے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اجازت چاہی کہ وہ باہر جا کر خدائے واحد کی پرستش کر سکیں۔ ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ تم خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہتے ہو۔ اس لئے تم خدائے واحد کے لئے مسجد میں عبادت کر و۔ یہ ایک نہایت ہی حسین اور پیاری تعلیم ہے..... اسلام کی اس تعلیم پر جب مَیں نے مختصرًا ڈنمارک کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر روشنی ڈالی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس وقت سے ہزاروں عیسائی ہماری مسجد میں ہمارے ساتھ شامل ہو کر خدائے واحد کی پرستش کر چکے ہیں"۔

(افتتاحی خطاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بر موقع سنگِ بنیاد مسجد اکرا گھانا ۱۰ اپریل ۱۹۷۰ء)

بعدہٗ خاکسار نے بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک عالمگیر مذہبی تحریک ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں مذہب اور اسلام کے احیاء کے لئے قائم کیا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دُنیا میں بھیجا گیا"۔

(الوصیّت)

پس اس پاک مقصد کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ یورپ، ایشیا، افریقہ، امریکہ اور جزائر میں سینکڑوں مساجد تعمیر کر چکی ہے۔ جن میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے۔ اور مسجد احمدیہ تریوے بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

مساجد کے متعلق اسلامی تعلیم بیان کرنے کے بعد خاکسار نے اپنی مدد آپ کے اصول اور رضا کارانہ جذبہ سے کام کرنے والے مخلصینِ جماعت اطفال، خدام، انصار اور لجنہ اماء اللہ کا تہہِ دل سے شکریہ ادا کیا جن کی بے لوث قربانی کے نتیجہ میں یہ شاندار خانۂ خدا معرضِ وجود میں آیا۔ برادرم مکرم مولانا صدیق احمد صاحب منوّر نے اس مسجد کی تعمیر میں شاندار تعاون اور جذبۂ خدمت کا ثبوت دیا۔ چنانچہ چندہ کی فراہمی سے لے کر بجری اٹھانے تک ہر کام نہایت محنت اور خندہ پیشانی اور فرض شناسی سے انجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی نہایت نیک جزاء اور بدلہ عطا فرمائے آمین۔

اسی طرح بھائی احمد ڈومن صاحب اور اُن کے بیٹے محمد ڈومن اور فرہاد ڈومن بھی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں جو آغازِ تعمیر سے لے کر تکمیل تک نہایت جانفشانی سے رضا کارانہ طور پر کام کرتے رہے۔ ایک عیسائی نوجوان معمار مسٹر جارج بھی ہمارے احمدی معماروں کے ساتھ بڑی محبت اور اخلاص سے لمبا عرصہ رخصت کے دنوں میں کام کرتا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی جزائے خیر دے اور ہدایت عطا فرمائے آمین۔

ہمارے ایک مخلص دوست بھائی علی حسین صاحب بھگیلو نے مسجد کے ایک حصہ کے لئے لوہے کے دروازے اور کھڑکیاں بغیر اُجرت کے بنا کر دیئے اسی طرح بعض اور مخلصین نے اپنی طرف سے باہر کی دیوار کے لئے تین پائپ کے دروازے عطیہ کے طور پر دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو قبول فرمائے۔ آخر میں خاکسار نے تریوے کی جماعت کے دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور انہیں مبارکباد دی کہ مسلسل دو سال تک اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے زبردست جد وجہد کرتے رہے اور صبر و استقلال سے محنت و مشقت کے ساتھ اس عرصہ کو بسر کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مقامی جماعت کو اس مسجد کو ہمیشہ آباد رکھنے کی اور اپنی شبانہ روز دعاؤں سے اس کی برکات کو دُور و نزدیک پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار کے بعد مکرم حمید پیر بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ تریوے نے مقامی جماعت کی طرف سے جماعت کے احباب اور دیگر سب دوستوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی بھی رنگ میں مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اختتامی دعا سے پہلے چار نمایاں کارکردگی کرنے والے دوستوں کی خدمت میں تحائف پیش کئے گئے جو فرانس اور دیگر ممالک کے سفارتی نمائندوں کے ذریعہ دلوائے گئے۔ بعدہٗ دُعا ہوئی اور حاضرین مسجد کے بیرونی دروازہ کے پاس جمع ہوئے مکرم حنیف جواہر صاحب پریذیڈنٹ جماعت نے روایتی ربن کاٹا اور خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے مسجد کا سب سے بڑا دروازہ کھول دیا اور یوں "مسجد احمدیہ عمر" تریوے کا افتتاح عمل میں آیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اس کے بعد جملہ مہمانوں نے مسجد کی زیارت کی اور پھر مہمانوں کی مشروبات و ماکولات سے تواضع کی گئی۔

اس تقریب میں فرانس اور بعض دیگر ممالک کے سفارتخانوں کے سیکرٹری صاحبان، متعدد سرکاری افسران، پنڈت، پادری، ہندو اور دیگر غیر از جماعت احباب شریک ہوئے۔ اور تقریب بفضلہ تعالیٰ بارونق رہی۔ اخباری نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ چنانچہ اگلے روز اخبار ADVANCE نے بڑا عمدہ تعارفی نوٹ شائع کیا۔

اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے بذریعہ تار مبارکباد کا پیغام ارسال فرمایا جو اپنے اخبار Le Message میں شائع کیا گیا۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

خطبہ جمعہ

انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ بننا ضروری ہے اس کے بغیر وہ کوئی دینی یا دنیوی کامیابی حاصل نہیں کرسکتا

موصیان کا گروہ انعاماتِ الٰہیہ کو زیادہ نمایاں طور پر حاصل کر رہا ہے اسلئے اُن کے دِل میں شکر کا مقام زیادہ بلند ہونا چاہیئے!

ربوہ میں موصیان کی ایک مرکزی سب کمیٹی مقرر ہونی چاہیئے جو موصیان کے ذمہ لگائے گئے سب کام کروانے کی ذمہ دار ہو!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۵ر صلح ۱۳۵۲ ہش مطابق ۵ر جنوری ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دینی اور دنیوی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ بننا ضروری ہے۔ شُکر کے معنے صرف زبان سے ثناء کرنے یا شکریہ کے الفاظ ادا کرنے کے نہیں ہوتے نیز شکر کے صرف یہی معنے نہیں کہ انسان کا دِل

محسنِ حقیقی کے انعامات

کی یاد سے معمور ہو جائے۔ بلکہ انسان کو جو عملی قوتیں عطا کی گئی ہیں، اُن عملی قوتوں سے بھی شکر ادا کرنا لازمی ہے۔ عملی قوتوں سے "انسان کے احسان" کے مقابلہ میں جو شکر ادا کیا جاتا ہے وہ تو احسان کا بدلہ ہوتا ہے لیکن ایک ایسی ہستی بھی ہے جس کے احسانات کا بدلہ چکایا نہیں جا سکتا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

پس جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعلق ہے، شکر کے یہ معنے ہوں گے کہ اُس نے ہمیں جو کچھ عطا فرمایا ہے، اس میں سے ہم اپنے اعمال سے اُس کے حضور ایثار کے رنگ میں یا ہم اپنے اعمال سے اس کے بندوں کی خدمت کی شکل میں یا عملاً اُن حقوق کی ادائیگی کی صورت میں جو حقوق کہ اُس نے ہم پر واجب قرار دیئے ہیں، شکر ادا کریں۔ وہ تو دینے والا ہے، لینے والا نہیں۔ کیونکہ ہر چیز اُسی کی ہے۔ لیکن اِنسان اُس کے حضور (اپنی زبان کے محاورہ کے لحاظ سے) کچھ نہ کچھ پیش کرتا ہے۔ اُن شکلوں میں جن کا مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اِسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا ہے:۔

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا

(سبا: ۱۴)

فرمایا شکر گذاری کے ساتھ عمل کرو۔ گویا شکر جذبات سے دِل کو معمور کرنے کا یہاں ذکر نہیں۔ یا زبان سے ثناء کرنے کا یہاں ذکر نہیں۔ یا اِنسان جو مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار تسبیح و تحمید کرتے ہیں اس کا یہاں ذکر نہیں، بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ اپنے عمل سے شکر ادا کرو۔ اِسی لئے عربی لغت میں جوارح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے معنے بھی کئے گئے ہیں۔ یعنی وہ تمام طاقتیں جو انسان کو دی گئی ہیں، اُن کو ایسے رنگ میں استعمال میں لایا جائے کہ وہ گویا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا متصوّر ہو۔ جب تک عملاً اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا جائے اس وقت تک انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔

پس بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھانا ہی شکر نہیں ہوتا۔ یا الحمد للہ کہہ کر کھانا ختم کرنا ہی شکر نہیں ہوتا بلکہ کھانا کھانا خود ادائے شکر کے مترادف ہے۔ کیونکہ اسلام میں بھوکا رہ کر خودکشی کی اجازت نہیں دی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے انسان! تیرے نفس کے بھی تجھ پر کچھ حقوق ہیں۔ اِس لئے جہاں حق کی ادائیگی کی طاقت عطا کی جاتی ہے وہاں حق کو خدائے قادر و توانا کی منشاء اور اس کی ہدایت کے مطابق ادا کرنا اُن ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مہیّا کئے جاتے ہیں، شکر ہے۔

غرض جب تک عملی شکر نہ ہو کامیابی نہیں ملتی۔ مثلاً ایک ذہین بچہ ہے۔ وہ اگر اپنی خدا داد ذہانت کے شکریہ کے طور پر اس کا صحیح استعمال نہیں کرتا۔ یا وہ اپنے اوقات کو ضائع کر دیتا ہے اور اپنی توجّہ کو مطالعہ اور حصُولِ علم پر قائم نہیں رکھتا تو وہ ناشکرا اور ناکام ہوتا ہے۔ پس ناشکری ہمیں ناکامی کی وجہ بتاتی ہے۔ جہاں آپ کو ناشکری نظر آئے گی وہاں آپ کو ناکامی نظر آئے گی۔ اس لئے کہ کامیابی کے لئے اس معنی میں جس کی مَیں نے ابھی وضاحت کی ہے، شکر گذار بندہ بننا ضروری ہے۔ میری اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں اس مرکزی اور بنیادی نکتہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہماری جماعت میں ایک ایسا گروہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے انعامات کو زیادہ اور نمایاں طور پر حاصل کر رہا ہے۔ اور وہ

موصیان کا گروہ

ہے جن کو اللہ تعالےٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ اُس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ مثلاً اپنی آمد کا ۱/۱۰ اور ۱/۳ کے درمیان حصّہ وصیّت ادا کرتے ہیں۔ گویا وہ نیکی کی قوتوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ وصیّت کی شرائط کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔

پس اللہ تعالےٰ نے اُن کو قوتیں عطا کیں اور پھر اُن کے صحیح مصرف کی توفیق بھی عطا فرمائی۔ ظاہر ہے کہ کسی کی آمد کا ۱/۱۰ حصّہ سینما بینی پر بھی خرچ کیا جا سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھی خرچ کیا جا سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے موصیان کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ نیکی کی راہ میں اپنے مال کا ایک بڑا حصّہ خرچ کریں۔ اُن کو یہ توفیق بخشی کہ وہ اس معیار پر آنے کی کوشش کریں۔ (مَیں یہ نہیں کہتا کہ وہ اس معیار پر آگئے ہیں) جو معیار کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موصی کا رسالہ الوصیّت میں بیان فرمایا ہے یا آپ نے اپنی کتب میں بعض دُوسری جگہوں پر اس کا ذکر کیا ہے۔ تاہم اس کا جو انفرادی پہلو ہے یعنی ہر موصی کی ذات کا تعلق ہے تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بھاری اکثریّت ایسی ہے جس میں کامیابی کا پہلو نمایاں ہے۔ یعنی وہ شکر گذار بندے ہیں۔ لیکن اجتماعی زندگی میں ابھی تک وہ اس مقام پر نہیں پہنچے جس مقام پر موصیان اور موصیات ہمیں نظر آنے چاہئیں۔

مَیں نے تقریباً سات سال قبل

موصیان کی ایک تنظیم

کا اعلان کیا تھا اور کچھ ابتدائی کام اُن کے ذِمّہ لگائے تھے۔ چنانچہ میرا خیال تھا کہ بعد میں اجتماعی طور پر کچھ اور کام بھی اُن کے ذمّہ لگائے جائیں گے۔ لیکن چونکہ اُن کی جو ابتدائی ذمہ داریاں تھیں وہ ایک خاص معیار تک نہیں پہنچیں اس لئے وہ ذمّہ داریاں جن کے متعلق میرا یہ خیال تھا کہ دُوسرے مرحلہ پر اُن کو بتائی جائیں گی اور وہ ان ذمّہ داریوں کو بھی اجتماعی رنگ میں نباہنے کی کوشش کریں گے اس کے متعلق مَیں نے خاموشی اختیار کی۔

جہاں تک موصیان کے لئے ابتدائی کام کرنے کا سوال تھا مَیں نے یہ کام اُن کے ذمّہ لگایا تھا کہ تمہارے گھر میں بڑا ہو یا چھوٹا، مرد ہو یا عورت کوئی بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کے پڑھنے کی عمر کو پہنچا ہُوا ہو لیکن قرآن کریم پڑھ نہ سکتا ہو یا ترجمہ جاننے کی عمر کو پہنچا ہُوا ہو مگر ترجمہ نہ جانتا ہو۔ یا عام روزمرّہ زندگی سے تعلق رکھنے والی تفسیر قرآن کا انہیں علم نہ ہو۔ گو یہ صحیح ہے کہ عمیق رموز و اسرار قرآنی کا علم ہر انسان کو تو نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن قرآن کریم کی تفسیر ایسی بھی ہے جو روزمرّہ ہمارے کام آنے والی ہے۔ اس کا علم بھی ہونا چاہیئے۔ مگر سات سال ہونے کو ہیں۔ ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس اور نمایاں کام نظر نہیں آیا۔

پھر موصیان کے ذمّہ ایک یہ کام بھی کیا گیا تھا کہ جماعتِ احمدیّہ کی عام تربیت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے، ان کی کوششوں سے کم از کم

پانچ ہزار واقفینِ عارضی

ہمیں ملنے چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ نے فضل فرمایا۔ پانچ ہزار سے زیادہ واقفین عارضی ہمیں مل تو گئے لیکن اس میں کتنا حصّہ موصیان کی کوششوں کا ہے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ میرے خیال میں اس میں تو شاید نصف بھی اُن کی

کوششوں کا نتیجہ نہیں ہوگا۔ بہرحال مطلوبہ تعداد پُوری ہوجانے سے ان کی پردہ پوشی ہوگئی۔

تیسرے موصیان کو یہ بھی کہا گیا تھا کہ تم جہاں بھی رہتے ہو مثلاً راولپنڈی میں رہتے ہو یا لاہور میں رہتے ہو یا کراچی میں رہتے ہو یا لائلپور میں رہتے ہو یا سرگودھا میں رہتے ہو یا چک ۹۹ شمالی میں رہتے ہو یا دوسرے چکوک اور دیہات میں رہتے ہو جہاں بھی تم رہتے ہو تم اس بات کا خیال رکھو کہ تمہاری جماعت (اس سے اصطلاحی جماعت مراد ہے) مثلاً سرگودھا کی جماعت ہے یا راولپنڈی کی جماعت ہے یا کراچی کی جماعت ہے یا لائلپور کی جماعت ہے یا چک ۹۹ شمالی کی جماعت ہے وغیرہ اس میں کوئی شخص ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم آنا چاہیئے تھا لیکن اسے پڑھنا نہیں آتا۔ اس کے متعلق بھی کوئی واضح اور خوشکن رپورٹ کم ازکم میرے سامنے نہیں آئی۔ اس لئے ہمیں کچھ انتظامی کام کرنے پڑیں گے تاکہ صحیح کام ہو۔ اور کام کی صحیح رپورٹیں ہوں۔ ربوہ میں

موصیان کی ایک مرکزی سب کمیٹی

مقرر ہو جانی چاہیئے جو ان سب کاموں کے کروانے کی ذمہ دار ہو۔ نظارت اصلاح و ارشاد یا اس سے تعلق رکھنے والے ہمارے تین چار بزرگ دوست عبد المالک خان صاحب۔ ابو العطاء صاحب اور قاضی محمد نذیر صاحب ہیں۔ یہ موصیان ربوہ کا ایک جائزہ لیں اور عمر کے لحاظ سے، صحت اور ہمت کے لحاظ سے اور کام کی اہلیت کے لحاظ سے اُن کے نزدیک جو ۲۰ موصیان کام کروانے کے اہل ہوں اُن کی فہرست مجھے اگلے جمعہ سے پہلے دے دیں۔ میں ان میں سے ایک کمیٹی مقرر کر دوں گا۔ اور پھر خواہ با تنخواہ کلرک اور دوسرا عملہ جو ضروری ہے اور سٹیشنری یعنی کاغذ وغیرہ کا جو خرچ ہے اس کا انتظام کرنا پڑے۔ یہ انتظام تو انشاء اللہ ہو جائے گا۔ لیکن پہلے تو اس کمیٹی کو جائزہ لینا چاہیئے کہ موصیان نے کس حد تک کام کیا ہے دوسرے چونکہ موصیان کی چھان بین ضرور ہوتی رہنی چاہیئے اس لئے یہ کمیٹی موصیان کا عمومی جائزہ بھی لے۔ کیونکہ صرف **وصیت** کا چندہ شرط نہیں ہے۔ یہ تو ایک معمولی سی شرط ہے۔ اصل تو دوسری چیزیں ہیں۔ جن کا خیال رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ

"تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى"

کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ مومن ایک دوسرے کی نگرانی کرنے والے ہوں۔ تاہم یہ صحیح ہے کہ بہت سے کام بغیر نگرانی کے مکمل ہوجاتے ہیں۔ لیکن بہت سے ایسے کام بھی ہیں جو بغیر نگرانی کے صحیح طور پر بجا نہیں لائے جاسکتے ان کا اگر خیال رکھا جائے تو وہی نہ دیا گروہ جن میں ایک وقت میں سستی نظر آتی ہے چست ہوجاتے ہیں۔ اور اُن کا کام اچھا ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے موصیان کو دوسروں کے مقابلہ میں اپنی نعمتوں سے زیادہ نوازا ہے۔ اگر انہیں

وصیت کرنے کی توفیق

عطا فرمائی۔ ان کو اُن بشارتوں کے حصول کے امکان کو پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کے نتیجہ میں اس دنیا میں بھی جنت مل جاتی ہے، اور اُخروی زندگی میں بھی جنت کے متعلق اِلّا ماشاء اللہ کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ تاہم اس احسان یا ان نعماء کی وجہ سے اُن پر شکر کرنے کی ذمہ داری بھی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے جہاں ناشکری ہوتی ہے وہاں ناکامی ہوتی ہے۔ ناشکری اور ناکامی دونوں ہی ہمیں انسانی زندگی میں پہلو بہ پہلو کھڑی نظر آتی ہیں۔ اس لئے اگر ایک موصی خدا کا شکر گذار بندہ نہیں بنتا اور "اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا" کا مصداق نہیں بنتا اپنے عمل کو شکر کی بنیاد پر قائم نہیں کرتا تو بعض دفعہ کسی موصی کے حالات ایسے ہوجاتے ہیں کہ اس کی وصیت منسوخ ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت میں دوست عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے آدمی سے حصہ وصیت کی ادائیگی میں سستی ہوئی۔ اس لئے اس کی وصیت منسوخ ہوگئی ہے لیکن میں درد بھرے دل کے ساتھ یہ سمجھا کرتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں

اس سے کوئی ایسا عمل سرزد ہوا جس سے وہ خدا کے غضب کا مورد بن گیا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمارے لئے جو ظاہری علامت قائم کی گئی ہے یعنی بہشتی مقبرہ، اس میں دفن ہونے سے وہ محروم ہوگیا۔ بعض دفعہ ایک موصی فوت ہوجاتا ہے تو اس کے بچے وصیت کا پیسہ نہیں دیتے۔ اب جہاں تک وصیت کے چندہ کا تعلق ہے یہ ایک ظاہری چیز ہے۔ اس کی دو شکلیں بن جاتی ہیں۔ باپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوجاتا ہے اور بیٹوں نے حصہ وصیت نہیں دیا ہوتا۔ اس واسطے کہ وصیت کے پیسے تو کوئی چیز نہیں۔ اس کے بغیر خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوجاتا ہے لیکن بعض دفعہ متوفی کی اولاد پیسے نہیں دیتی اور وہ بہشتی مقبرہ میں دفن نہیں ہوسکتا۔ اب ایک ہی فعل ہے جو دو مختلف خاندانوں کی اولاد سے سرزد ہوا۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ اس سے دو مختلف نتیجے کیوں نکلے۔ بظاہر اس کا ایک ہی نتیجہ نکلنا چاہیئے تھا۔ میں ایسے موقع پر یہ نتیجہ اخذ کیا کرتا ہوں کہ ایک شخص جس نے وصیت کی تھی مگر اس کا حصہ وصیت ادا نہ ہوسکا۔ اس کے باوجود چونکہ وہ خدا کا پیارا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا میں اس کی اولاد کو تو پکڑوں گا مگر اس نے میری راہ میں اخلاص کے ساتھ اور ایثار کے ساتھ قربانیاں دی ہیں اس کو میں اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ لیکن ایک دوسرا آدمی ہے جو دُنیا کی نگاہ میں خواہ کچھ ہو لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ میں یہ تھا کہ اس کو بہشتی مقبرہ میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ چنانچہ اس کی اولاد اس کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے سے محرومی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

پس ہر موصی پر انفرادی حیثیت میں بھی اور جماعت موصیان پر اجتماعی رنگ میں بھی ایک

بہت بڑی ذمہ داری

شکر گذار بندہ بننے کی بھی عاید ہوتی ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کریں گے تو ان کی زندگی ناکام ہوگی۔ وہ اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوں گے جس مقصد کے لئے انہوں نے وصیت کی اور بظاہر ایک حد تک دوسروں سے زیادہ قربانیاں بھی دیں۔ ہماری جماعت میں بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو وصیت کی عظیم ذمہ داریوں کی وجہ سے وصیت تو نہیں کرتے لیکن یوں بڑی قربانی دے رہے ہوتے ہیں۔ خود میرے علم میں بعض ایسے دوست ہیں جن کی کسرِ نفسی کا یہ حال ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم جب اپنی زندگی پر غور کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتے کہ ہم بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والی جماعت میں شامل ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کو شامل کر دیتا ہے۔ ایسی بہت ساری مثالیں موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے لوگوں کی گنجائش رکھی ہے کہ اگرچہ ان کی وصیت تو نہیں ہوتی لیکن بعد میں کیس یہ بن جاتا ہے کہ بڑا

مخلص اور فدائی احمدی

تھا۔ اس کی وصیت ۱/۳ حصہ کی تو نہیں تھی لیکن وہ اپنے مال کا ۱/۵ حصہ خدا کی راہ میں قربان کر رہا تھا یعنی ایسے لوگوں کی مال کی محبت وصیت کے راستے میں روک نہیں تھی۔ وہ ۱/۳ دے کر وصیت کرسکتے تھے۔ پس اگرچہ انہوں نے وصیت نہیں کرائی تھی لیکن جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے۔ وہ عملاً ۱/۳ خدا کی راہ میں دے رہے تھے چنانچہ کئی دوستوں کا مجھے ذاتی طور پر علم ہے جو کہتے تھے کہ ہم کیا ہیں، جب اپنے نفس پر غور کرتے ہیں تو اپنے آپ کو کچھ بھی نہیں پاتے یہ اُن کا اپنا ذہن ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کو ہم صحیح سمجھ لیں۔ لیکن یہ ہے بڑی پیاری منکسر المزاجی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایسا سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اُن کی وفات کے بعد خلیفۂ وقت فیصلہ کرتا ہے کہ ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا جائے۔ کیونکہ اُن کی ساری زندگی ایسی ہوتی ہے کہ وہ خدا کی راہ میں بڑا اخلاص دکھانے والے اور بڑی قربانی کرنے والے تھے۔ اس کے برعکس بعض لوگ اتنے مخلص نہیں ہوتے جتنا ایک موصی کو ہونا چاہیئے اس لئے اُنہوں نے وصیت تو کی ہوتی ہے لیکن وفات کے بعد بہشتی مقبرہ میں دفن نہیں ہوسکتے۔ پس

بہشتی مقبرہ

کوئی فارمل چیز نہیں ہے۔ جب ہم وصیت کے سارے حالات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو یہاں بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ گو ایک موصی کے ساتھ اللہ تعالیٰ بڑا پیارا اور حسین سلوک کرتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اُن پر شکر گذار بندہ بننے کی ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی عاید ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو دوسروں کی نسبت خدا تعالیٰ کا زیادہ شکر گذار بندہ بننا چاہیئے۔ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے لئے شکر اور حمد کا مقام دوسروں کی نسبت بہت بڑا اور بلند ہونا چاہیئے۔

غرض موصیان کی زندگی کا جو اجتماعی پہلو ہے اس کے متعلق مجھے تسلی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے کام لینے کی توفیق بخشے اور انہیں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ موصیان نے اجتماعی طور پر تسلی بخش کام نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے تعلیم القرآن کلاس کا جو پروگرام تھا اس پر اثر پڑا۔ اور اس کے نتیجہ میں

قرآن کریم کی وسیع اشاعت

کے سلسلہ میں ہم نے جو کوششیں کیں (جن کا کچھ ذکر میں نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں بھی کیا تھا) اُن پر بھی اثر پڑا۔ اگر یہ موصی صاحبان اور جماعت کا دوسرا حصہ قرآن کریم کی اشاعت اور اس کے علم کے حصول پر اس سے زیادہ توجہ دیتا۔ یعنی اتنی توجہ دیتا جتنی کہ میں نے خواہش ظاہر کی تھی اور سکیمیں بنائی تھیں تو اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکتیں ہم پر نازل ہوتیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

(ابراہیم: ۸)

یعنی تم شکر گذار بندے بنوگے تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کروگے۔ اور تمہیں پہلے سے زیادہ کامیابیاں عطا ہوں گی۔ تمہیں پہلے سے زیادہ رضائے الٰہی حاصل ہوگی۔ لیکن اگر تم شکر گذار بندے نہیں بنوگے تو تم پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی زیادتی نہیں ہوگی۔ انتہائی کامیابی کی طرف تمہاری جو مسلسل حرکت ہے وہ رُک جائے گی۔ جب حرکت میں کمی واقع ہوجائے تو وہ ناکامی ہے۔ نہایت بھیانک ناکامی ہے۔

پس موصیان کی ایک مرکزی کمیٹی بنی چاہیئے۔ اس کا ایک حصہ لجنہ بھی بنائے۔ بعض ایسے کام ہوتے ہیں جو صرف موصیات کرسکتی ہیں۔

وہ اپنی بہنوں سے کام لے سکتی ہیں۔ میرے پاس جو فہرست آئے گی اس میں سے مناسب افراد کی ایک کمیٹی بنادی جائے گی۔ وہ کام کرے گی۔ کسی نظارت کے ساتھ اس کا الحاق کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ جس آخری اور حسین تر اور اکمل تر اور ارفع تر کامیابی اور فلاح کی بشارت دیتا ہے (اور اس کے لئے اس نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے) یہ وہ

کامیابی اور فلاح

ہے جس کے نتیجہ میں تمام دنیا اُمّتِ واحدہ کی شکل میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع نظر آئے گی۔ یہ وہی کامیابی ہے جس کی ہر صاحبِ فراست احمدی کے دل میں تڑپ ہے۔ اس کامیابی کے حصول کے لئے ہر صاحبِ فراست احمدی اپنی طرف سے کوشش کر رہا ہے۔ خدا کرے کہ ساری جماعت اور جماعت کا ہر فرد صاحبِ فراست بن جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آخری کامیابی اور انتہائی خوشیوں کے دن کو ہمارے قریب سے قریب تر کر دے تاکہ ہم بھی اپنی زندگیوں میں اسے دیکھ لیں ۔

لجنہ اماء اللہ قادیان و بنگلور کے تحت جلسۂ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ قادیان

الحمد للہ! کہ لجنہ اماء اللہ قادیان کا جلسہ یوم مصلح موعودؓ ۲۰ فروری کو بڑے شاندار طریقے سے منایا گیا۔ بوقت دو بجے دوپہر جلسہ کی کارروائی محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان کی زیرِ صدارت شروع ہوئی۔ عزیزہ امۃ الرحمٰن نے قرآن شریف کی تلاوت کی بعدہٗ عہد نامہ دوہرایا گیا۔

بعد ازیں محترمہ امۃ الرشید صاحبہ نے "حمد و ثنا اسی کو جو ذاتِ جاودانی" نظم پڑھ کر تمام حاضرات کو محظوظ کیا۔

عزیزہ امۃ العلیم نے پیشگوئی مصلح موعود کا پسِ منظر کے عنوان پر ایک مفصل تقریر کی۔ جس میں پیشگوئی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جب ہم اس پیشگوئی پر نظر ڈالتے ہیں اور پھر حضرت مصلح موعود کے وجود پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا وجود پیشگوئی کے عین مطابق تھا۔

بعد ازیں محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ قادیان نے پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا مصداق کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں پیشگوئی کے الفاظ سناتے ہوئے بتایا کہ حضور جس وقت خلافت پر متمکن ہوئے اس وقت جماعت کی مالی حالت بالکل خراب تھی۔ آپ نے تحریکِ جدید کا قیام فرمایا۔ تفسیر کبیر لکھ کر آپ نے اپنے ذہین و فہیم ہونے کا ثبوت دیا۔ جماعت احمدیہ اپنی تاریخ میں بہت سی مشکلات سے دوچار ہوئی۔ لیکن آپ کی قیادت میں جماعت نے ہر مشکل کا مقابلہ کیا۔

پھر محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے تقریر کی عنوان تھا "وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔" آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے علوم میں مقابلہ کے لئے ہزاروں چیلنج دیئے۔ لیکن کوئی مقابلہ پر نہ آیا۔ آپ نے دلائل دے کر بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو ہر علم میں مہارت بخشی تھی۔

آپ کے بعد محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نے "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بظاہر آپ نے ظاہری تعلیم زیادہ حاصل نہیں کی تھی، لیکن ایسے ایسے کام آپ نے سرانجام دیئے جو کوئی نہیں کر سکا۔ مثلاً حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات کے بعد جو فتنہ کھڑا ہوا تھا اس کا آپ نے جوانمردی سے ظاہری طور پر بھی اور علمی طور پر بھی مقابلہ کیا۔ مردوں اور بچوں کے لئے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیموں کا قیام فرمایا تو عورتوں کے لئے لجنہ اماء اللہ اور بچیوں کے لئے ناصرات الاحمدیہ کا قیام فرمایا۔ آخر میں آپ کے تعمیرِ ربوہ کے کارنامہ کو بیان کرتے ہوئے موصوفہ نے اپنی تقریر ختم کی۔

بعد ازاں عزیزہ امۃ الرحمٰن نے "تنظیم و تبلیغ" کے عنوان پر تقریر کی۔ عزیزہ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تنظیم و تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مصلح موعود نے مختلف مجالس کا قیام فرما کر تنظیم و تبلیغ کا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

بعدہٗ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے ایک نظم پڑھی جس کا پہلا مصرعہ تھا ؎

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا

اس کے بعد نعیمہ بشریٰ صاحبہ بقاپوری نے شانِ مصلح موعود کے عنوان پر تقریر کی۔ انہوں نے ۲۰ فروری کے دن کی اہمیت بتاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف کارناموں پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں خاکسار نے "تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہو" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کے کئی اقتباسات سناتے ہوئے ثابت کیا کہ کس طرح حضورؓ کے وجود سے اسلام کی سربلندی ہوئی۔ آپؓ نے قرآن کریم کے تراجم چودہ زبانوں میں کرائے۔ اور فضائل القرآن پر لیکچر دیئے اور قرآنی تعلیمات کی برتری کا اظہار کیا وغیرہ وغیرہ۔

بعد ازیں عائشہ صدیقہ صاحبہ نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیزہ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے تبلیغِ اسلام کا کام اس رنگ میں سرانجام دیا کہ اسلام اکنافِ عالم میں پہنچ گیا۔ اور جماعتِ احمدیہ کی دھاک چار دانگِ عالم میں بیٹھ گئی۔

بعد ازاں محترمہ شمیم بیگم صاحبہ نے "سیرت حضرت مصلح موعودؓ" کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوفہ نے اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعود کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کر کے تفسیرِ صغیر کا ذکر کیا۔ تعلق باللہ، اور عشقِ رسول جو آپ کی زندگی کے خاص پہلو تھے پر روشنی ڈالی۔ نیز گھریلو زندگی کا ذکر کیا۔

عزیزہ نسیم اختر نے "حضرت مصلح موعودؓ کا ایک کارنامہ" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے تبلیغِ اسلام کے کارنامے پر مختصر طور پر روشنی ڈالی۔

آخر میں مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ مبشر نے ایک نظم "بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

پھر محترمہ صدر صاحبہ نے عہد نامہ دُہرایا۔ اور دُعا کے بعد اس جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ ۔

خاکسار: بشریٰ طیبہ جنرل سیکرٹری لجنہ قادیان

لجنہ اماء اللہ بنگلور

یوم مصلح موعودؓ کا جلسہ بروز اتوار ۲۵ فروری دار الفضل میں پانچ بجے شام صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بنگلور کی صدارت میں شروع ہوا۔ الحمد للہ۔ جلسہ کا آغاز محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ بعدہٗ تمام بہنوں نے کھڑے ہو کر عہد نامہ دہرایا۔ محترمہ اختر بیگم صاحبہ نے حدیث مع تفسیر پڑھ کر سنائی۔ سلیمہ بیگم صاحبہ نے ایک نظم مصلح موعودؓ کی یاد میں پڑھ کر سنائی۔ عزیزہ جاوید بیگم نے پیشگوئی مصلح موعود پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ مبارکہ بیگم صاحبہ نے مصلح موعود کے عورتوں پر احسان کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا۔ محبوب جان صاحبہ نے کلامِ محمود میں سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ مصلح موعود کا عشقِ قرآن کے عنوان پر خاکسار نعیمہ شمیم نے ایک مضمون پڑھا۔ ناصرہ بیگم رضوانہ نے پیشگوئی مصلح موعود پر ایک مختصر مضمون سادہ الفاظ میں سنایا۔ بچوں نے ایک چھوٹی سی نظم زبانی سنائی۔ زرینہ بیگم صاحبہ نے بھی مصلح موعود کے بارے میں ایک مضمون الفرقان میں سے پڑھ کر سنایا۔ عزیزہ عابدہ بیگم نے ہندی میں پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں ایک مضمون تیار کر کے پڑھا۔ وسیمہ بیگم صاحبہ نے درثمین میں سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد میں محترمہ اختر بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور نے دربارہ پیشگوئی مصلح موعود ایک تیار کیا ہوا مضمون پڑھ کر سنایا۔ اور لجنہ کی عہدیداران اور ممبرات کو چندہ وقفِ جدید ادا کرنے کی طرف خاص توجہ دلائی نیز ناصرات کی بچیوں کو وقفِ جدید میں ماہانہ آٹھ آنے چندہ ادا کرنے کو کہا۔ سلیمہ بیگم صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی دعائیہ نظم تمام بہنوں کو پڑھ کر سنائی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ہدایات و ارشادات پر صحیح رنگ میں عمل کرنے والا بنائے اور اسلام و احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمات بجالانے اور اپنے فرائض سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار: نعیمہ شمیم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ بنگلور

مسجد احمدیہ عمر (تریولے) ماریشس کا شاندار افتتاح

بقیہ صفحہ (۲)

اور اس موقع پر احباب میں تقسیم کیا گیا۔ آپ کے پیغام کا متن حسبِ ذیل ہے:-

"تریولے مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں اللہ تعالیٰ اسے اسلامی زندگی کا مرکز بنائے اور اس کے ذریعہ سے (روحانی) روشنی پھیلائے"

بالآخر احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ ماریشس کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ اسلام کی توفیق بخشے۔ اور مزید ترقیات عطا فرمائے۔ آمین ۔

افادیّتِ ایمان

حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کے موقع پر فرمایا "میں اخبار کے فائدہ کیلئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدہ کے لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں"

(مینیجر بدر قادیان)

قسط چہارم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہم پیشگوئیاں

از مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ

دسویں ۔ مرکز احمدیت اور احمدیت کے شاندار مستقبل کے بارہ میں پیشگوئیاں

(۱) ۱۸۹۷ء میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان کے بارہ میں الہاماً بتایا:۔

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ (تذکرہ ص۲۹۵)

ترجمہ:۔ وہ خدا جس نے خدمتِ قرآن تجھے سپرد کی ہے پھر تجھے قادیان میں واپس لائے گا

(۲) پھر حضور فرماتے ہیں:۔

" ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی یا چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دوکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں۔ اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں، روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قسما قسم کی دکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے۔ بگھیاں ۔ ٹمٹم ۔ فٹن ۔ پالکیاں ۔ گھوڑے ۔ شکرم پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے۔ اور راستہ بمشکل ملتا ہے"

(تذکرہ ص۳۹۴)

(۳) فرمایا

" میں نے ایک مبشر رؤیا میں مخلص مومنوں اور عادل بادشاہوں کی ایک جماعت دیکھی جن میں سے بعض اس ملک کے تھے اور بعض عرب کے اور بعض فارس کے تھے جن کو میں نہیں پہچانتا تھا پھر مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ آواز آئی کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لئے دعائیں کریں گے۔ اور میں تجھے بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میں ان کو مخلصوں میں داخل کرونگا یہ وہ رؤیا ہے جو میں نے دیکھی اور یہ وہ الہام ہے جو خدائے علام الغیوب کی طرف سے مجھے ہوا"

(لجۃ النور ترجمہ عربی عبارت)

یہ کشف ایک نہایت واضح اور روشن کشف ہے جس میں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دنیا کے مختلف ممالک کے رہنے والے لوگ ایمان لائیں گے اور آپ کے روحانی سلسلہ میں داخل ہوں گے یہ ایک نہایت بزرگ پیشگوئی ہے جو ایسے زمانہ میں کی گئی جبکہ اس سلسلہ کا کوئی وجود نہ تھا۔

(۴) پھر ۱۹۰۶ء میں آپ نے وحی الٰہی کی بناء پر پیشگوئی فرمائی:۔

" خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی ۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تذکرہ ص۵۹۷)

(۵) پھر خدا تعالےٰ نے ۱۸۸۶ء میں آپ کو الہاماً بتایا:۔

" خدا تیرے کام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ وہ سب لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے ہیں اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۱۴۵-۱۴۶ بحوالہ اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ

اب خاکسار اپنی تقریر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل دعا پر ختم کرتا ہے:۔

" اب ہم ان نشانوں کو اسی قدر پر ختم کر کے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بہت سی روحیں ایسی پیدا کر دے کہ جو ان نشانوں سے فائدہ اٹھاویں اور سچائی کی راہ کو اختیار کریں اور بغض اور کینہ کو چھوڑ دیں۔ اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر ایک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا ایسا ہی کر آمین ثم آمین۔"

مرزا محمد بیگ صاحب حیدرآباد کی وفات

مکرم مرزا محمد بیگ صاحب حیدرآباد مورخہ ۷ار تبلیغ کو وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم پُر خلوص اور سلسلہ کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھنے والے پرانے احمدی تھے گزشتہ سال بیماری کی حالت میں فروری کے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت فرمائی۔ اور مقاماتِ مقدسہ میں پہنچ کر دعائیں کرنے کی توفیق پائی۔

دسمبر ۱۹۷۲ء کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے جب آپ کے فرزند مرزا شریف احمد بیگ صاحب تیار ہوئے تو مرحوم بہت زیادہ علیل تھے۔ مرحوم کی اہلیہ محترمہ نے بھی کہا کہ اپنے بیٹے کو ایسی حالت میں روک لیں اور خود مرزا شریف احمد بیگ صاحب نے بھی عرض کیا کہ اگر ایسا ہے تو میں اس سال قادیان نہیں جاتا۔ لیکن مرحوم نے کہا کہ تم جاؤ۔ اور ضرور جاؤ۔ قادیان جانے سے میں نہیں روک سکتا۔ البتہ میں دعائیں کرتا رہوں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری قادیان سے واپسی تک مجھے زندہ رکھے چنانچہ صحتیاب ہو گئے اور ڈیڑھ ماہ تک صحت اچھی رہی۔ پھر دفعتہً بیمار ہوئے اور ۱۷ر فروری کو جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ دو بیٹے تین بیٹیاں نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں چھوڑے ہیں تقریباً ستر سال کی عمر میں وفات پائی

جملہ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر مختلف مقامات سے بذریعہ ڈاک تعزیتی پیغامات

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی وفات پر کچھ تعزیتی قراردادیں اور پیغامات قبل ازیں بدر میں شائع ہو چکے ہیں۔ یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ افسوس کہ عدم گنجائش کے باعث ان سب کی اشاعت ممکن نہیں اس لئے اب صرف ان جماعتوں اور احباب کے نام شائع کرنے پر اکتفا کیا جا رہا ہے

ایڈیٹر

۱۔ مکرم سید کریم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ
۲۔ جماعت احمدیہ شاد نگر آندھرا
۳۔ " " ارکھ پٹنہ اڑیسہ
۴۔ " " سونے بنی مائنز
۵۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کٹک
۶۔ مکرم سید حمید الدین صاحب صدر جماعت جمشید پور
۷۔ " محمد یوسف صاحب زیردی گلبرگہ

محرم الحرام ——— اور ——— مسلمانوں کیلئے لمحۂ فکریہ

چودھویں صدی ہجری کا مجدد و مہدی اور مسیح کون اور کہاں ہے؟

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت — میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا (المسیح الموعود)

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

اسلام ایک کامل اور زندہ مذہب ہے

ہمارا ایمان و عقیدہ ہے کہ اسلام ایک کامل اور زندہ مذہب ہے۔ قرآن مجید آخری اور دائمی شریعت ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین اور خاتم المرسلین ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضانِ روحانی قیامت تک جاری ہے۔ قرآن مجید کی اسی شریعت کی حفاظت و بقا کا وعدہ خود خداوند تعالےٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ (الحجر ع)

کہ قرآن مجید کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ اور قیامت تک اس کے محافظ رہیں گے۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ قرآنِ مجید کے نزول پر چودہ سو سال سے زاید عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر یہ کتاب بسم اللہ کی باء سے لے کر والناس کے سین تک من وعن محفوظ ہے۔ نہ صرف کتابی شکل میں بلکہ ہر زمانہ میں ہزارہا حفاظ کے سینوں میں محفوظ چلی آتی ہے۔ جس کا اعتراف مخالفینِ اسلام کو بھی ہے۔ چنانچہ مسٹر ولیم میور جیسے معاندِ اسلام مستشرق اپنی کتاب "لائف آف محمد" میں قرآن مجید کے بارہ میں لکھتے ہیں:۔

"There is otherwise every security internal and external that we possess the text which Mohammed himself gave forth and used"

کہ ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی شہادت کی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس موجود ہے وہی ہے جو خود محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اسے استعمال کیا کرتے تھے۔

اسی طرح ایک دوسرے جرمن مستشرق نولڈیکے لکھتے ہیں:۔

"Efforts of European scholars to prove the existence of later interpolations in the Quran have failed."

کہ یورپین علماء کی یہ کوشش کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن مجید میں بعد کے زمانہ میں بھی کوئی تبدیلی ہوئی ہے بالکل ناکام ثابت ہوئی ہیں (انسائیکلوپیڈیا برٹینکا زیر لفظ قرآن)

مسلمانوں کے بگڑنے اور اصلاح کی پیشگوئی

قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ سے پتہ چلتا ہے کہ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ اس قرآن اور اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں میں دینی و اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی رہیں گی اور وہ قرآنی تعلیمات پر صحیح رنگ میں عمل پیرا نہ ہوں گے۔ تب اللہ تعالےٰ ان مسلمانوں کی روحانی و دینی اصلاح کے لئے ہر صدی پر کسی نہ کسی مجدد کو مبعوث فرماتا رہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا (ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۴۱)

یعنی اللہ تعالےٰ مسلمانوں کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک ایسا مصلح مبعوث کیا کرے گا جو ان کی دینی غلطیوں کی اصلاح کر کے انہیں نئے سرے سے زندگی عطا کیا کرے گا۔ یہ حدیث شیعہ حضرات کی مستند کتاب اصول کافی خانۃ المطبع ص ۴۹۴ پر بھی درج ہے۔

چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق اسلام میں ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث ہوتے رہے ہیں جو اسلام کے اندر ہو کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی و اطاعت کا اقرار کرتے ہوئے حضور علیہ السلام کے فیضان سے فیضیاب ہو کر اسلام کی تجدید اور مسلمانوں کی اصلاح کی خدمت سر انجام دیتے رہے۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ۔ حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی مجدد الف ثانیؒ۔ اور حضرت سید ولی اللہ دہلویؒ۔ اور حضرت سید احمد بریلوی رحمہم اسی مقدس لڑی کی مختلف کڑیاں ہیں۔ اور مسلمانوں کا سوادِ اعظم تیرہویں صدی ہجری تک اس نظامِ روحانی کے اجراء، ان بزرگوں کی ولایت اور مجددیت کا قائل اور معترف ہے

چودھویں صدی کا مجدد اور مہدی و مسیح

تیرھویں صدی ہجری کا آخر مسلمانوں کے لئے ایک پُر آشوب زمانہ تھا اور ان کی حالت مندرجہ ذیل حدیثِ نبوی صلعم کی مصداق تھی۔

لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَّھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی عُلَمَاءُھُمْ شَرٌّ مَّنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ (مشکوٰۃ شعب الایمان)

کہ مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا فقط نام رہ جائے گا اور قرآن مجید کے نقوش رہ جائیں گے۔ مساجد بظاہر آباد مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اور ان کے علماء بد ترین خلائق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے نکلیں گے اور ان میں ہی واپس جائیں گے

یعنی مسلمان صرف رسمی اور اسمی مسلمان ہوں گے۔ حقیقتِ اسلام ان میں نہ ہو گی۔ قرآنِ مجید تو موجود ہوگا مگر اس پر عمل کرنے والے اور حقائق و معارف کو سمجھنے والے نہ ہوں گے۔ مساجد بڑی عالیشان اور بظاہر آباد ہوں گی مگر ہدایت و روحانیت سے خالی ہوں گی۔ علماء جن کا کام اصلاح و تربیت ہے، وہ اپنے فرائض سے غافل اور فتنے پیدا کر کے بدترینِ خلائق بن جائیں گے۔

مگر دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ بشارت دی تھی کہ لَنْ تَھْلِکَ اُمَّۃٌ اَنَا فِیْ اَوَّلِھَا وَالْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْ اٰخِرِھَا (جامع الصغیر للسیوطی جلد ۲ ص ۱۴۰) یعنی وہ امت ہرگز ہلاک نہیں ہو سکتی جس کے اول میں میں ہوں اور جس کے آخر میں مسیح موعود ہو گا۔ نیز فرمایا یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَّھْدِیًّا حَکَمًا عَدْلًا (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۴۱۱) یعنی ان حالات سے فکر مند نہ ہوں۔ قریب ہے کہ جو تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ بن مریم جو امام مہدی اور حَکَم و عدل ہیں، سے ملاقات کرے گا۔ اور اس امر کی بھی وضاحت فرمادی کہ مہدی اور مسیح دو الگ الگ وجود نہ ہوں گے بلکہ ایک ہی شخص کے دو صفاتی نام ہوں گے چنانچہ فرمایا لَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان) کہ مسیح موعود کے سوا اور کوئی موعود مہدی نہیں ہے۔

چنانچہ احادیثِ نبویہ کی ان پیشگوئیوں کے مطابق تیرھویں صدی ہجری کے آخر میں علماء امت و بزرگانِ کرام چودھویں صدی میں ظہورِ مجدد مہدی اور مسیح منتظر تھے

نواب صدیق حسن خاں آف بھوپال اپنی کتاب "حجج الکرامہ" میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث دربارہ بعثتِ مجددین کا ذکر کرتے ہوئے تیرہ صدیوں کے مجددین کے ناموں کا ذکر کر کے چودھویں صدی ہجری کے بارہ میں رقمطراز ہیں کہ:۔

"دو بر سرِ مائۃ چہاردہم کہ دہ سال کامل آنرا باقی است اگر ظہور مہدی علیہ السلام و نزول عیسیٰ صورت گرفت پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند۔"

کہ چودھویں صدی کے سر پر جس کو ابھی پورے دس سال باقی ہیں اگر مہدی اور مسیح موعود ظاہر ہو گئے تو وہ چودھویں صدی کے مجدد ہوں گے۔ نیز لکھا:۔

"پس تواں گفت کہ دریں دہ سال کہ از مائۃ ثالث عشر باقی است ظہور کنند یا بر سرِ صد چہاردہم (ص ۱۴۱)"

کہ چودھویں صدی کا مجدد اس تیرھویں صدی کے آخری دس سالوں میں یا چودھویں صدی کے شروع میں ظہور کرے گا۔

اسی طرح ان کے فرزند ابوالخیر نور الحسن خاں صاحب ظہورِ مہدی کی احادیث کا جائزہ لیتے ہوئے چودھویں صدی کے آغاز میں رقمطراز ہیں:۔

"اس حساب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا تیرھویں صدی پر ہونا چاہیئے تھا۔ مگر یہ صدی پوری گزر گئی تو مہدی نہ آئے اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آتی ہے۔ اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ ماہ گزر چکے ہیں شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل و عدل و رحم فرمائے۔ چار چھ سال کے اندر مہدی ظاہر ہو جائیں گے"
(اقتراب الساعۃ ص ۲۲۱)

مسلمانوں کے لئے لمحۂ فکریہ

اسلامی سال محرم الحرام کے مہینہ سے شروع ہوتا ہے۔ اب چودھویں صدی ہجری میں سے ۹۲ سال گزر چکے ہیں۔ اور ۹۳ واں سال شروع ہو چکا ہے۔ گویا یہ صدی ختم ہونے کو ہے۔ اب مسلمان بھائیوں کے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ حدیثِ مجددین کے مطابق اس چودھویں صدی کا مجدد کہاں ہے اور کون ہے؟ اور وہ مسیح موعود اور مہدی معہود کہاں ہے اور کون ہے؟ جس کے ظہور کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس قبل اپنی امت کو دی تھی۔ جب خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق ہر صدی میں اپنے مجدد کو مبعوث فرمایا تو اس چودھویں صدی کو کیوں نظر انداز فرما دیا۔؟ خدا اور اس کے رسولِ مقبول صلعم کے ارشادات برحق ہیں کہیں ایسا تو نہیں کہ خدائی بشارتوں کے مطابق اس صدی کے مجدد اور مہدی اور مسیح کا ظہور ہو چکا ہو اور آپ نے اس آواز کی طرف توجہ نہ کی ہو یا اپنی کم فہمی یا علماء کی پیدا کردہ بدگمانی کی وجہ سے آپ اس موعود کی شناخت سے محروم رہ گئے ہوں۔ اور علماء کی محض طفل تسلیوں پر انحصار کر کے انتظار گاہ میں بیٹھ کر قریباً ایک صدی سے خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے مبارک فریضہ کی ادائیگی سے اور ایک عظیم کارِ ثواب سے محروم ہوں!!

خوشخبری

سو ! میں اپنے مسلمان بھائیوں کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اس صدی کا مجدد اور موعود مہدی و مسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور بشارات کے مطابق عین وقت پر ظاہر ہوا۔ اور اس نے اس چودھویں صدی کے آغاز میں ہی اپنے دعویٰ کو دنیا کے سامنے بڑی تحدی کے ساتھ پیش کر دیا۔ وہ موعود مہدی اور مسیح بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہیں۔ آپؑ نے اعلان فرمایا :۔

(الف) مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔"

(اربعین ۱)

(ب) "اس خدا کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۲ ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء)

(ج) "افسوس ان لوگوں کی حالتوں پر ان لوگوں نے خدا اور رسول کے فرمودہ کی کچھ عزت نہ کی اور صدی پر بھی سترہ برس گزر گئے (اب تو ۹۲ برس گزر گئے۔ ناقل) مگر ان کا مجدد اب تک کسی غار میں چھپا بیٹھا ہے"

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۲)

(د) "علماء اسلام نے بھی اس زمانہ کو آخری زمانہ قرار دیا ہے اور چودھویں صدی میں سے بھی تئیس ۲۳ سال (اب ۹۲ سال۔ ناقل) گزر گئے ہیں۔ پس یہ قوی دلیل اس بات پر ہے کہ یہی وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے اور میں ہی وہ ایک شخص ہوں جس کے دعوے پر پچیس ۲۵ برس گزر گئے۔ اور اب تک زندہ موجود ہوں ..... پس جب تک میرے اس دعویٰ کے مقابل پر انہیں صفات کے ساتھ کوئی دوسرا مدعی پیش کیا جائے تب تک میرا یہ دعوے ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے میں ہی ہوں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۴)

فیضانِ محمدی صلعم

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہاماً خبر دی گئی کہ

كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ (تذکرہ)

کہ آپ پر جو روحانی برکات نازل ہوئی ہیں وہ سب حضرت سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بابرکت استاد اور آپ آنحضرت صلعم کے بابرکت شاگرد ہیں۔

چنانچہ آپ نے بیانگ دہل اعلان فرمایا ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

نیز فرمایا ؎

مصطفےٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اور اپنی بعثت کی غرض کو کتنے پیارے عاشقانہ مگر زور دار انداز میں بیان فرماتے ہیں :۔

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ و اکمل طور پر زندہ رسول ایک ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کرکے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام و آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرالے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا کوئی عذر بھی تھا۔ مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں۔ اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ میں پیش کیا گیا ہے اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکالے۔"

(لیکچر زندہ رسول)

مثبت اور نتیجہ خیز پہلو

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے مذکورہ بالا دعوے کے بعد خدا تعالےٰ نے زمینی اور آسمانی نشانوں سے آپؑ کی تائید و تصدیق فرمائی۔ اور لاکھوں خوش قسمت افراد کو جو ہر علم و فن اور طبقہ و سوسائٹی سے تعلق رکھتے تھے آپؑ کی شناخت کرنے اور ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اپنے وعدہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

کے مطابق آپ کی جماعت کو ہر ملک و قوم میں برکت و ترقی عطا فرمائی۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ آج دنیا میں صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو ایشیا افریقہ یورپ چین جاپان اور دیگر متمدن و غیر متمدن ممالک میں خدمتِ دین اور تبلیغ اسلام کا مبارک فریضہ انجام دے رہی ہے جس کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ہزارہا غیر مسلم افراد کو کلمہ توحید پڑھ کر اسلام میں نہ صرف داخل ہونے بلکہ اسلام کی خدمت و اشاعت کی توفیق مل رہی ہے۔ اور یہ سب برکت اس زمانہ کے مامور ربانی اور مہدی و مسیح کی شناخت کرکے اس پر ایمان لانے کی وجہ سے ہے۔ پس اے ہمارے مسلمان بھائیو ! اب آپ انتظار گاہ سے باہر آئیں اور ہمت و جرأت سے کام لیں۔ اور امام الزمان کی آواز پر لبیک کہہ کر اس کار خیر میں شرکت کرنے کی سعادت حاصل کریں تاکہ دین و دنیا کی برکتوں کے آپ وارث ہوں۔ یہ ایک مثبت اقدام اور نتیجہ خیز پہلو ہے۔

منفی پہلو

یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے دعوےٰ فرمایا کہ وہ اس چودھویں صدی کے مجدد اور موعود مہدی و مسیح ہیں تو علماء و فقہا نے آپ کی تکذیب و تکفیر کی۔ اور آپ کے مقدس مشن کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی مگر وہ اپنے ناپاک مقاصد میں ہر میدان میں ناکام و نامراد رہے۔ اور مسیح موعود کا یہ روحانی کارواں اپنی منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں ہے۔ اور ہر قدم فتوحات و برکات کو ساتھ لانے والا ہے۔

آپ بھائی علماء زمانہ کے کفر کے فتووں اور مخالفت سے دل برداشتہ نہ ہوں کہ ایسی تکذیب و مخالفت سے ہر مامور ربانی اور مرسلِ یزدانی کو دوچار ہونا پڑا۔ اور یہ ایک منفی پہلو ہے جس کو ہر نبی کے زمانہ میں مخالفین نے اپنایا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ کہ ہائے افسوس بندوں پر ! کہ ان کے پاس جب بھی کوئی رسول آیا تو انہوں نے اس سے تمسخر و استہزا کیا۔ انبیاء کرام کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ جب کسی نبی نے اپنا دعوےٰ پیش کیا تھا ہو تو اس کی قوم نے اس کا استقبال اور خیر مقدم کیا ہو۔ پھولوں کے ہار گلے میں ڈالے ہوں۔ بلکہ آیت قرآنی کے مطابق ہمیشہ تکذیب اور تمسخر سے ہی کام لیا۔ اور اس کے مقدس مشن کے آگے روڑے اٹکانے کی ہی کوششیں کیں۔ خود حضرت خاتم النبیین و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخالفینِ اسلام نے جو انکار و تکذیب اور تمسخر و تعذیب کا طریق اختیار کیا قرآن مجید، احادیث نبویہ اور تاریخ اسلام اس پر شاہد ہیں۔ نعوذ باللہ ساحر، کذاب مجنون وغیرہ کے القاب سے آپؐ کو یاد کیا گیا۔ مسلمانوں پر ظلم و ستم کرکے عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا مگر یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ان کی مخالفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس مشن کی کامیابی کو نہ روک سکی۔

اسی طرح اس امت میں آنے والے مجددین محدثین۔ بزرگانِ کرام اور صوفیا عظام کی نہ صرف ان کے زمانہ میں مخالفت ہوئی بلکہ انہیں ظلم و ستم کا تختۂ مشق بھی بنایا گیا۔ چنانچہ پہلی صدی کے مجدد حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کو زہر دے کر مار ڈالا۔ دوسری صدی کے مجدد حضرت امام شافعیؒ پر ان کے زمانہ کے علماء نے مختلف ظلم ڈھائے۔ آپ کی گردن پر لوہے کا بھاری طوق ڈال کر کوفہ سے مدینہ تک ننگے سر پیدل کو راستہ بھر گالی گلوچ دیتے ہوئے لائے اور انہیں ابلیس کہا۔ پانچویں صدی کے مجدد حضرت امام غزالیؒ کے خلاف علماء سوء نے کفر کا فتوےٰ لگا کر آپ کی تمام کتابوں کو نذر آتش کر دیا۔ چھٹی صدی کے مجدد حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانیؒ کو فقہاء نے کافر کہا۔ ساتویں صدی کے مجدد حضرت امام ابن تیمیہؒ کو علماء نے کفر کا فتوےٰ دیا۔ حکام وقت نے ان کو مصر میں بند رکھا اور قاضی کے فتوے کے مطابق آپ کو قتل کرکے نعش کو جلا ڈالا گیا۔ گیارھویں صدی کے مجدد حضرت احمدؒ سرہندی مجدد الف ثانی کے خلاف بھی ملاؤں نے کفر کا فتوےٰ دیا۔ جہانگیر بادشاہ نے گوالیار کے قلعہ میں آپ کو قید رکھا۔

اسی طرح حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کو جاہل بدعتی زندیق اور کافر کہا گیا اور آخر قید خانہ میں زہر دیا گیا۔ حضرت امام مالکؒ کو ۲۵ سال تک جمعہ و جماعت سے روکا گیا۔ اور ذلت سے قید کیا گیا۔ حضرت امام حنبلؒ کو ۲۸ ماہ قید میں رکھ کر بھاری زنجیریں پیروں میں ڈالی گئیں۔ حضرت امام بخاریؒ وطن سے نکالے گئے حضرت قطب الاقطاب بایزید بسطامی ۷ مرتبہ شہر بسطام سے نکالے گئے۔ حضرت سلطان العارفین جنید بغدادی کی تکفیر کی گئی۔ حضرت شیخ اکبر ابن عربی کو نہ صرف کافر بلکہ اکفر کہا گیا۔ بلکہ علماء نے یہ فتوےٰ دیا کہ ان کا کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے بڑھ کر ہے۔

محترم بھائیو ! قصہ مختصر یہ ہے کہ کوئی برگزیدہ انسان ایسا نہیں ہوا جس کی علماء ظواہر نے مخالفت نہ کی ہو اور ان کے بارہ میں کفر کا فتویٰ نہ دیا ہو تو اب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود کس طرح اس سنت مستمرہ سے بچ سکتے تھے۔ آپ کی بھی تکذیب و تکفیر ہونا ضروری تھا تاکہ آپ کی صداقت بھی دنیا پر ظاہر ہو۔ پس آپ علماء کی مخالفت اور فتاویٰ کفر سے بے نیاز ہو کر اس امر پر غور و فکر کریں کہ اس چودھویں صدی کا مجدد کون ہے

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

مختلف مقامات پر یومِ مصلح موعودؓ کے بابرکت موقع پر ایمان افروز جلسے

(۱) جماعت احمدیہ یادگیر

کرۂ ارض کے رہنے والے احمدیوں کے نزدیک ۲۰ فروری کا مبارک دن خاص اہمیت کا حامل ہے۔ لہٰذا اس عظیم الشان دن کو اس کے شایانِ شان منانے اور نئی پود کے ذہن میں اس کی عظمت مرتسم کرنے کے لئے خاکسار نے مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ اور مکرم سیٹھ نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت کے مشورہ سے وسیع پیمانے پر جلسہ کرنے کا پروگرام مرتب کیا۔ اس سلسلہ میں سبز اشتہار کا درس بھی دیا جاتا رہا۔ اور نوجوانوں میں جوش پیدا کرنے اور حضرت مصلح موعودؓ کے فرمان کے مطابق بچوں میں محنت کی عادت پیدا کرنے کے لئے ورزشی مقابلوں کا پروگرام بھی بنایا گیا چنانچہ ۱۸ فروری سے لے کر ۲۲ فروری تک مختلف قسم کے کھیل ہوتے رہے۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز رنگ کے کاغذ پر چھپوا کر شائع فرمایا تھا اس لئے اسی مناسبت سے خاکسار کی تحریک پر مکرم نصرت اللہ صاحب غوری قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے خاص طور پر سبز رنگ کے دیدہ زیب بیجز (بلّے) تیار کروائے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ یہ بیج چھوٹے اور بڑے دو قسم کے تھے جن کے اوپر "یوم مصلح موعودؓ" تحریر تھا۔ نماز جمعہ کے بعد تمام تمام چھوٹے بلّے افرادِ جماعت اور خدام میں تقسیم کر دیئے گئے۔ اور بڑے بلّے جلسہ کے وقت امیر صاحب، نائب امیر صاحب اور دیگر عہدیدارانِ جماعت کو دیئے گئے۔

احبابِ جماعت کی سہولت کی خاطر ۲۰ فروری کی بجائے ۲۳ فروری بروز جمعۃ المبارک جلسہ یوم مصلح موعودؓ رکھا گیا۔ مسجد احمدیہ کے سامنے وسیع میدان میں سبز جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے مزین سٹیج مکرم عبد القادر صاحب بگڈے سیکرٹری وقارِ عمل کی نگرانی میں تیار کیا گیا بعض خدام نے بھی ان کی مدد کی۔ فجزاہم اللہ۔ مستورات کے لئے بھی علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ کھیلوں کی وجہ سے جماعت کے اندر اور غیروں میں بھی ہلچل پیدا ہو گئی تھی لہٰذا وقتِ مقررہ پر احباب کثرت سے جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔

رات کے ٹھیک نو بجے مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت کی زیرِ صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم نصیر احمد صاحب خادمؔ (چنتہ کنٹہ) نے کی۔ اور مکرم ولی الدین خان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا پسِ منظر بیان کیا۔ آپ نے بتایا پیشگوئی مصلح موعود درحقیقت اسلام اور آنحضرت صلعم کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ اس پیشگوئی سے یہ بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے غلام کے غلام اس شان کے ہو سکتے ہیں تو پھر آنحضرت صلعم کا کیا مقام ہے۔ آپ نے ۲۰ فروری کی عظیم الشان پیشگوئی کو پڑھ کر سنایا۔ اور احسن رنگ میں اس کا پسِ منظر بیان فرمایا۔ آپ کے بعد مکرم سیٹھ نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت نے "مصلح موعودؓ کے کارنامے" پر تقریر کی۔ اس ضمن میں آپ نے تحریک جدید، وقف جدید، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، نئے مرکز ربوہ کی تعمیر، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیموں کا ذکر کرتے ہوئے عمدہ رنگ میں اپنی تقریر کو نبھایا۔ تیسری تقریر مکرم احمد حسین صاحب سعیدی وکیل کی تھی۔ آپ نے پیشگوئی کے الفاظ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" پر روشنی ڈالی۔ اور مختلف مثالیں دیکر بتایا کہ حضرت میاں بشیر الدین محمود احمدؓ ہی ہیں جو تین کو چار کرنے والے تھے۔ بعدہٗ مکرم نصیر احمد صاحب خادمؔ نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ چوتھی تقریر خاکسار عبد الحلیم مبلغ یادگیر کی "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" پر تھی۔ خاکسار نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بچپن و جوانی کے متعدد واقعات سے آپ کی ذہانت کا استدلال کرنے کے بعد آپؓ کے بہت سے علمی کارنامے بیان کئے۔ پانچویں تقریر مکرم رفعت اللہ صاحب غوری سیکرٹری تبلیغ کی تھی۔ آپ کا عنوان تھا "مصلح موعود زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ حضرت مصلح موعود کے تبلیغی کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج دنیا کا ہر کونہ اور کنارا احمدیت کے نور سے جگمگا رہا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے خاص طور پر ماریشس کا ذکر کیا جس کو زمین کا کنارہ کہا جاتا ہے اور جہاں جماعت احمدیہ کا مضبوط مشن سرگرم عمل ہے۔ بعدہٗ مکرم نصرت اللہ صاحب غوری نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ آخری تقریر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیدی درویش کی تھی۔ آپ نے زیرِ عنوان "تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وکان امراً مقضیاً" تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مصلح موعود کے ذمہ جو کام لگائے گئے تھے حضورؓ نے ان تمام کاموں کو احسن رنگ میں پورا فرمایا۔ اور آخر میں کامیاب اور بامراد اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے دستِ مبارک سے کھیل میں اوّل اور دوئم آنے والے نوجوانوں، بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ انعامات کی رقوم مالکان کارخانہ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی رضی اللہ عنہ نے برداشت کیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ بعدہٗ عزیزم حمید احمد صاحب غوری نے دعائیہ اشعار پڑھ کر سنائے۔ اور مردوں اور عورتوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسے کے آخر میں مکرم صدر جلسہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بعض اہم کارناموں کا ذکر کیا۔ اور خلافت کی ضرورت اور اہمیت کو مختصراً مگر جامع الفاظ میں پیش کرتے ہوئے خلافت کے ساتھ وابستگی کی تاکید کی۔ خدا تعالیٰ ہم کو اس کی توفیق عطا کرے آمین۔

احمدی احباب اور مستورات کے علاوہ غیر از جماعت بھائیوں نے بھی بڑی دلچسپی کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر جلسہ کی کارروائی کو سماعت فرمایا۔ اور اچھا اثر لے کر واپس گئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بعد دعا یہ جلسہ تقریباً ایک بجے شب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: عبد الحلیم مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر

(۲) جماعت احمدیہ بمبئی

جماعت احمدیہ بمبئی کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۷۳ء بعد نماز عصر الحق بلڈنگ میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبد الشکور صاحب ہربکر قائد خدام الاحمدیہ نے "حضرت مصلح موعود اور جماعتی تنظیمات" پر تقریر کی۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام اور اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ کی تقاریر کے ضروری ضروری اقتباسات سنائے۔ بعد ازاں مکرم یوسف علی صاحب عرفانی نے "پیشگوئی مصلح موعود" کی اہمیت پر تقریر کی۔ مقرر نے اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ کے تختِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد غیر مبائعین کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کیا اور بتلایا کہ بالآخر حضرت مصلح موعودؓ اپنے مقصد دینی میں کامیاب و کامران ہوئے اور اندرونی و بیرونی مخالفین اپنے ناپاک مقاصد میں ناکام و نامراد رہے۔ اس کے بعد مکرم بشیر خان صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ پیدا ہونے والے مذہبی انقلاب کا شرح و بسط کے ساتھ ذکر کیا۔ اور اس ضمن میں تحریکِ جدید اور اس کے شیریں ثمرات کو بھی مختصر طور پر بیان فرمایا۔ بالآخر خاکسار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اس مادیت اور دہریت کے دور میں حضرت مصلح موعودؓ زندہ خدا کا ایک زندہ نشان تھے۔ خدائی بشارتوں کے ماتحت نامساعد حالات اور غیر معمولی مخالفت اور اندرونی و بیرونی فتنوں کے باوجود آپ اپنے مقاصدِ عالیہ میں کامیاب ہوئے کیونکہ خدا کا سایہ آپ کے سر پر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ اشاعتِ اسلام کی شاندار داغ بیل ڈالی۔ اور اب اکنافِ عالم میں اسلامی مشن قائم ہیں۔ اور تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق آپ نے زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔ اور آپ کا پیارا اور مبارک نام قیامت تک زندہ جاوید رہے گا۔ خدا تعالیٰ ہمیں آپ کے زرّیں ارشادات اور ہدایات کے مطابق خدمتِ اسلام کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی۔

(۳) جماعت احمدیہ سری نگر

مورخہ ۲۳ فروری ۷۳ء کو مسجد احمدیہ سری نگر میں بعد نماز جمعہ جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض خاکسار نے انجام دیئے۔ جلسہ کا آغاز مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب کی تلاوت کلام مجید سے ہوا۔ مکرم ملک عبد الکریم صاحب نے حضرت مسیح زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اشعار جو آپؑ نے اپنی اولاد سے متعلق اور خاص کر موعود فرزند سے متعلق اللہ تعالیٰ سے علم پا کر فرمائے ہیں، پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس قائد پراونشل مجلس خدام الاحمدیہ و سیکرٹری تعلیم سری نگر نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن (کچھ وضاحت کے ساتھ) پڑھ کر سنایا۔ ڈاکٹر صاحب کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے علاوہ پیشگوئی کی بہت ساری شقوں کی وضاحت کی۔ اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

خاکسار: غلام نبی نیاز مبلغ سری نگر۔

(۴) جماعت احمدیہ سکندرآباد

مورخہ ۱۸/۲/۷۳ بروز اتوار بوقت عصر تا مغرب بمقام مسجد احمدیہ الٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں زیرِ صدارت یوسف احمد الٰہ دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکندرآباد جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ سب سے پہلے جناب منصور احمد صاحب ابن جناب شیخ مسعود احمد صاحب درویش نے تلاوت کلام پاک کی۔ بعد ازاں مکرم منور احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ پھر محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب نائب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکندرآباد نے حضرت مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی پڑھ کر سنائی اس کے بعد محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب سیکرٹری مال و وصایا

نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا تفصیلی پسِ منظر پیش فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار نے الفضل ۱۶ ر فروری ۱۹۶۸ء میں سے حضرت مصلح موعود رضؓ کی سیرت کے چند ایمان افروز واقعات پڑھ کر سنائے بعد ازاں محترم مولوی ولی الدین صاحب نے "سو تجھے بشارت ہو ...... وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" پر تقریر فرمائی جس میں آپ نے حضرت مصلح موعود کی مماثلت حضرت یوسف علیہ السلام سے بیان فرمائی اور وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں جناب محترم مولوی عبدالحی صاحب فضل مبلغِ سلسلہ نے "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا .... اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا"۔ پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر بہت ہی دلچسپ تھی۔ اور ازدیادِ ایمان کا باعث ہوئی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دعا احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس جلسہ میں مستورات بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئیں

خاکسار: بشیر الدین الہ دین سیکرٹری تبلیغ و تعلیم جماعت احمدیہ سکندر آباد۔

(۵) جماعتِ احمدیہ جمشید پور

جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت خاکسار بعد نماز مغرب ۲۵ ر ماہ فروری کو منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت کو دوستوں پر واضح کیا۔ نیز یہ تلقین کی کہ صرف جلسہ میں حاضر ہو کر ہمارے ذیشان حضرت مصلح موعود رضؓ کی سوانح حیات اور کارناموں کو سن لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ جس مقصد کے لئے حضور رضؓ مامور ہوئے تھے اور جس کو بروئے کار لانے کیلئے آپ نے اپنے ۵۱ سالہ عہدِ خلافت میں انتھک کوشش فرمائی ان مقاصدِ عالیہ کے حاصل کرنے کے لئے ہم کو بھی جی جان سے لگ جانا چاہیئے۔ اس کے بعد مکرم محمد سلیمان صاحب نے حضور کے تبلیغی کارناموں پر مختصر سی تقریر فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے حضور رضؓ کی جاری کردہ تحریک جدید اور وقف جدید کی غرض و غایت پر بھی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار نے صداقتِ اسلام اور احمدیت کے لئے بطور نشان اس عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کیا جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ ر فروری ۱۸۸۶ء کو فرمائی تھی۔ اور جو خود قادیان کے غیر مسلموں نے بطور نشان طلب کیا تھا۔ پیشگوئی کے الفاظ کو پڑھ کر سنایا اور دوستوں پر واضح کیا کہ جن جن صفات کا اس پیشگوئی میں ذکر ہے وہ تمام ایک ایک کر کے حضور رضؓ کی ذات والا صفات پر پورے اُترے۔ اس کے بعد روزنامہ الفضل ربوہ مارچ ۱۹۶۶ء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ ایمان افروز تقریر جو آپ نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقع پر فرمائی تھی اور جس کا عنوان تھا "اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا رتبہ ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضؓ کو علوم ظاہری و باطنی میں غیر معمولی برتری عطا فرمائی تھی جس میں آپ کے ذریعہ ۴۶ ممالک میں اسلامی مشن قائم ہوئے ۳۱۸ مساجد تعمیر ہوئیں۔ اور ۱۶ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہوئے" پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد میں نے دوستوں کو تلقین کی کہ جبکہ خداوند کریم نے ہم کو ایسا مصلح موعود رضؓ عطا فرمایا تو ہمارا فرض ہے کہ ہم حضور رضؓ کے ارشاداتِ عالیہ پر دل و جان سے فدا ہوں اور حضور پر جو ہمارا ایمان ہے اس کا اپنے اعمال سے اظہار کریں۔ نیز خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کشتی نوح سے پڑھ کر سنائی جس میں آپؑ نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ وہ کون کونسے اشخاص ہیں جو میری جماعت میں سے نہیں ہیں۔

بعد دعا یہ جلسہ بخیر و خوبی آٹھ بجے رات ختم ہوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار: سید حمید الدین احمد
صدر جماعت احمدیہ جمشید پور

(۶) جماعتِ احمدیہ کٹک

کٹک میں جلسہ یوم مصلح موعود ۲۴ ر فروری ۷۳ء بروز ہفتہ بعد نمازِ مغرب بمقام احمدیہ دارالتبلیغ زیر صدارت جناب مولوی شیخ عبدالرب صاحب منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم سید سعید احمد صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم فضل الٰہی صاحب نے "مصلح موعود رضؓ کے شاندار کارنامے" پر تقریر کی اور بتایا کہ آج اکنافِ عالم میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مصلح موعود رضؓ کی سعیٔ بلیغ کے باعث اسلام بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ اس کے بعد مکرم سید رفیع احمد صاحب نے اخبار بدر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئی دربارہ مصلح موعود پڑھ کر سنائی۔ چوتھی تقریر مکرم مولوی سید محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے "یتزوّج و یُولد لہٗ" کے موضوع پر کی۔ یعنی مسیح شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے بزرگانِ سلف کے رؤیا اور کشوف دربارہ پیدائش مصلح موعود اور اس کے کارناموں پر تبصرہ کرتے ہوئے ثابت کیا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضؓ ہی مصلح موعود ہیں۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چلّہ کشی اور اس کے نتیجہ میں پیشگوئی مصلح موعود اشتہار ۲۰ ر فروری ۱۸۸۶ء کا ذکر کیا۔ اور مختلف حوالہ جات سے ثابت کیا کہ سیدنا محمود رضؓ ہی مصلح موعود ہیں اور یہ پیشگوئی آپ رضؓ کے حق میں حرف بحرف پوری ہوئی۔

جلسہ کے اختتام پر صدر جلسہ نے مقررین کا شکریہ ادا کیا اور بعد دعا یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

خاکسار: سید محمد موسیٰ مبلغ سلسلہ احمدیہ کٹک

(۷) جماعتِ احمدیہ کیرنگ

مورخہ ۲۰ ر فروری بعد نماز مغرب جلسہ کی کارروائی زیرِ صدارت مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب صدر جماعت شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن مجید عزیزم عبداللہ بلال نے کی۔ عزیزم سیف الرحمٰن صاحب بی۔ اے اور مکرم زین العابدین صاحب نے نظم خوانی کی۔ بعدہٗ حسب ذیل احباب نے تقاریر کیں:۔

مکرم مولوی محسن خان صاحب مبلغ سلسلہ نے جلسہ کی غرض و غایت پر تقریر کی۔ مکرم ظل الرحمٰن صاحب نے ایک مضمون جو کہ اڑیسہ کے کثیر الاشاعت روزانہ اخبار "سماج" میں گزشتہ سال کی طرح امسال بھی شائع کروایا تھا اس کو پڑھ کر سنایا۔ مکرم مولوی گلاب الدین خان صاحب معلم مدرسہ احمدیہ کیرنگ نے پیشگوئی دربارہ مصلح موعود پر تقریر کی۔ مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت کیرنگ نے حضرت مصلح موعود کے کارناموں پر تقریر کی۔ مکرم مولوی ظہور الحق خان صاحب نے حضرت مصلح موعود کی بعثت کی غرض پر ایک مختصر سی تقریر کی۔ مکرم پروفیسر شمس الحق صاحب نے حضرت مصلح موعود کے ذریعہ اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام پر تقریر کی۔ مکرم مولوی معین الدین خان صاحب نے حضرت مصلح موعود اور تحریک جدید پر تقریر کی۔ مکرم ایجاب الحق خان صاحب صوبیدار نے تین کو چار کرنے والا پر تقریر کی۔ مکرم یاسین خان صاحب نے "زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا قومیں اس سے برکت پائیں گی" پر تقریر کی۔ بعدہٗ عزیزم روشن خان صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ آخر میں خاکسار نے حضرت مصلح موعود کی سوانح عمری اور کارنامے وغیرہ پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم صدر جلسہ نے چند صدارتی ریمارکس دیئے آخر میں خاکسار نے دعا کروائی اور شب کے دس بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ الحمد للہ۔

خاکسار: سید فضلِ عمر کٹکی مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیدارانِ جماعت کا فرض!

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی ادائیگی کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دوست قرآن پاک کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں اور بغیر کسی تحریک کے اپنی اس اہم ذمہ داری کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔

لیکن نظارت ہٰذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے بھی ہیں جن پر زکوٰۃ تو واجب ہوتی ہے لیکن مسائلِ زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث یا اپنی غفلت کی وجہ سے ان کی طرف سے زکوٰۃ وصول نہیں ہو رہی ہے۔ لہٰذا عہدیدارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحبِ حیثیت افراد کا جائزہ لیں اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے وصولی کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں۔ "مسائلِ زکوٰۃ" سے متعلق نظارت ہٰذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت یا دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آنے پر یہ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نظامِ وصیّت

خوش قسمت ہیں وہ جو وصیت کر کے جلد از جلد نظامِ وصیت میں منسلک ہو جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی نظام پر اطلاع پا کر بلا توقّف اس فکر میں پڑے ہیں کہ دسواں حصّہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہیں۔"

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

شکریۂ احباب و درخواستِ دعا

میرے خاوند مکرم حافظ عبدالعزیز صاحب خادم مسجد اقصیٰ کی وفات پر بہت سے احباب کے تعزیتی خطوط موصول ہو رہے ہیں جو میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے تسکین کا باعث ہیں میں اُن سب احبابِ جماعت کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ وہ مکرم حافظ صاحب مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرنے کے علاوہ مجھے اور میرے چھوٹے چھوٹے چار بچوں کے لئے بھی دُعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر کی توفیق دے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔

اسی طرح میرے بوڑھے والد کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جن پر حافظ صاحب کی وفات کے بعد زیادہ ذمہ داری آن پڑی ہے۔

خاکسار: مبارکہ بیگم بیوہ مکرم حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم قادیان

احیائے اسلام زمانہ کی اہم ترین ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہم قرآن شریف ہی کی تعلیم دینے آئے ہیں. خدا تعالیٰ نے قرآن شریف تو اس لئے بھیجا ہے کہ اس پر عمل کیا جائے. اس میں کہیں نہیں لکھا کہ خدا تعالیٰ کسی کو مجبور کرتا ہے (یعنی قرآن شریف کی تعلیم تو صاف ہے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا) انسان کی ہر حالت خواہ وہ آرام کی ہو یا تکلیف کی گذر ہی جاتی ہے. کیونکہ وقت تو اس کی پرواہ نہیں کرتا......... ہمارے نزدیک سب سے بڑی ضرورت آج اسلام کی زندگی کی ہے. اسلام ہر قسم کی خدمت کا محتاج ہے. اس کی ضرورتوں پر ہم کسی ضرورت کو مقدم نہیں کر سکتے. خدا تعالیٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے ہم معصیت سمجھتے ہیں کہ اس کام کو چھوڑ دیں. دو بیمار ہوتے ہیں. ایک اُن میں سے اگر مر جائے تو کچھ حرج نہیں ہوتا. لیکن ایک ایسا ہوتا ہے اگر وہ مر جاوے تو دنیا تاریک ہو جاتی ہے. بس یہی حالت اسلام کی ہو رہی ہے. آج سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور بن پڑے اسلام کی خدمت کی جاوے. جس قدر روپیہ ہو وہ اسلام کے احیاء میں خرچ کیا جاوے."

تحریک جدید کا مقصد وحید اشاعتِ اسلام ہے. ہندوستان کے نصف ارب کے قریب آبادی کو دائرۂ اسلام میں لانا اور مسلمانوں کو بھی حقیقی اسلام سے روشناس کرانا کتنا وسیع اور عظیم کام ہے. سو احباب پر لازم ہے کہ اسلام کے احیاء کے لئے اپنے مالی قربانی کے وعدے جلد از جلد پورے کریں. اور جن جماعتوں کے وعدے ابھی تک نہیں آئے وہ جلد ارسال فرمائیں. اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضل سے مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے آمین ؛

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

درخواست ہائے دُعا

(۱) میری والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے علیل چلی آ رہی ہیں. انہیں دل کی کمزوری کا عارضہ ہے جو بڑھاپے کی وجہ سے تکلیف دہ اور پریشان کُن ہے. ہمارے والدِ مرحوم ملک محمد اسماعیل صاحب آف پٹنہ کی وفات کے بعد سے والدہ محترمہ کی طبیعت سنبھلی نہیں ہے. اسی صدمہ سے میرے ماموں جان محترم کی صحت بھی کافی عرصہ سے خراب چلی آ رہی ہے. ان دونوں بزرگوں کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے قارئینِ کرام سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے.

صالحہ بشیر الدین احمد دہلی.

(۲) ہماری ایک احمدی بہن فاطمہ بی صاحبہ رنگون میں ہیں. ان کی جائداد اور کاروبار کا مقدمہ عدالت میں چل رہا ہے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ وہ مقدمہ میں کامیابی بخشے اور فاطمہ بی صاحبہ کو ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور ان کی تائید و نصرت فرمائے. (صاحبزادہ) مرزا وسیم احمد قادیان

(۳) عزیز عبد المجید صاحب ٹاک علی گڑھ میں ایل ایل بی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں. یہ اپنے لئے اور اپنے ایک غیر از جماعت دوست غلام نبی صاحب بٹ کیلئے جو ایل ایل بی فائینل کے طالب علم ہیں نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں. احباب ہر دو عزیزوں کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں ان کے مقاصد میں کامیاب فرمائے. مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۴) خاکسار کی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ اکثر بیمار رہتی ہیں. ان کی کامل شفایابی و صحت والی لمبی عمر پانے کے لئے نیز خاکسار کے بڑے بھائی بی. اے فائینل کا امتحان دینے والے ہیں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے تمام بزرگان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے. خاکسار: سید صباح الدین متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۵) مکرم ذاکر احمد صاحب شحنہ ابن مکرم الحاج محمد محسن صاحب مرحوم یادگیر کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں ان کی کامل صحت، دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے جملہ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے. اللہ تعالیٰ ان کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے آمین. خاکسار بشارت احمد بشیر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان.

(۶) استاذی المکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کافی عرصہ سے بلڈ پریشر کی وجہ سے علیل ہیں جملہ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے مولوی صاحب موصوف کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے. خاکسار: جاوید اقبال اختر نائب ایڈیٹر بدر قادیان

امتحان کتب سلسلہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال امتحان کتب سلسلہ کے تعلق میں نظارت ہذا نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تصنیف منیف "دعوۃ الامیر" بطور نصاب مقرر کی ہے. اس کتاب کا امتحان دو حصوں میں لیا جائے گا. امسال یعنی ۱۳۵۲ ہش مطابق ۱۹۷۳ء میں شروع سے لے کر صفحہ ۱۵۷ تک جہاں پر پانچویں دلیل ختم ہوتی ہے یعنی "...... اس طرح ایسے واضح دلائل کی موجودگی میں حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کا انکار نہیں کیا جا سکتا" کا حصہ بطور نصاب مقرر کیا جاتا ہے. یہ امتحان ماہ اخاء ۱۳۵۲ ہش بمطابق اکتوبر ۱۹۷۳ء میں ہوگا انشاء اللہ. یہ معرکۃ الآراء تصنیف اپنی افادیت کے اعتبار سے قبولِ عام ہو کر اپنی برتری کا لوہا عوام سے منوا چکی ہے. اس لئے احبابِ جماعت کو اور خصوصاً نوجوان طبقے کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے. اور اس کا یہ نہایت ہی سنہری موقعہ ہے کہ اس کے امتحان میں حصہ لے کر اس سے استفادہ کیا جائے. یہ کتاب کاغذ. کتابت اور ظاہری محاسن کے باوجود بہت ہی کم ہدیہ پر مہیا کی جا رہی ہے. عام حالات میں اس کا ہدیہ چار روپے ہے. لیکن امتحان میں شامل ہونے والوں کے لئے اس کا ہدیہ صرف تین روپے مقرر کیا گیا ہے لیکن یہ امر ملحوظ رہے کہ محصولِ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا. نیز یہ کہ کسی دکاندار کو اس ہدیہ پر یہ کتاب مہیا نہ کی جائے گی. اس لئے احبابِ جماعت اس رعایت سے بھی فائدہ اٹھائیں اور امتحان میں شریک ہونے کی تیاری کر کے ثوابِ دارین حاصل کریں. جملہ صدر صاحبان. سیکرٹریانِ تعلیم و تربیت. عہدیداران. مبلغینِ کرام اور معلمین وقفِ جدید سے توقع ہے کہ وہ ابھی سے اپنی اپنی جماعت کے دوستوں کو تحریک کریں گے اور امتحان کی تیاری شروع کر دیں گے.

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

محرّم الحرام۔ اور مسلمانوں کیلئے لمحۂ فکریہ (بقیہ صفحہ ۸)

اور وہ مہدی اور مسیح کہاں ہے جس کی پیشگوئی احادیثِ نبویہ میں موجود ہے. اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی پر غور کریں اور آپ کی جماعت کے تبلیغی و تربیتی کارہائے نمایاں پر نظر ڈالیں، مثبت پہلو کو پیشِ نظر رکھیں اور ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ سے دُعا کریں. کہ وہ آپ کی حق کی طرف رہنمائی کرے. اور یقین رکھیں کہ وہ زندہ خدا جو حق و باطل کو جاننے والا ہے آپ کی دُعا اور سچی تڑپ کو دیکھ کر حقیقتِ حال آپ پر ضرور منکشف فرمائے گا تاکہ آپ بھی امام الزمان کی جماعت میں شامل ہو کر خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کی سعادت پا سکیں.

وَاٰخر دعوٰنا ان الحمدُ
للّٰہ ربّ العالمین

جملہ سیکرٹریانِ وقفِ جدید متوجّہ ہوں

سیکرٹریانِ وقفِ جدید کا سب سے اہم فرض یہ ہے کہ :-

۱. تمام احباب سے وعدہ جات حاصل کر[illegible].

۲. ہر ماہ یا ہر فصل پر اس کے مطابق وعدہ جات وصول کریں.

۳. مرکز کو نام بنام تفصیل سے آگاہ فرما دیں. کہ کس دوست کی طرف سے کس قدر وعدہ تھا. اور اُن کے وعدے کے مطابق کتنی وصولی ہوئی ؟

۴. اطفال کی طرف سے الگ سیکرٹری مقرر کیا جائے. اور تمام اطفال کے وعدہ جات الگ مرکز میں بھجوائے جائیں. سیکرٹری اطفال کا کام یہ ہے کہ بچوں کی تعداد کے مطابق نام بنام اُن اطفال کے چندہ جات کی تفصیل سے مرکز کو آگاہ کر دے.

مقامی لجنہ اماء اللہ کا چندہ سیکرٹری صاحب مال کو رسید بک پر جمع کر کے افسر صاحب خزانہ کے نام بھجوایا جائے اور کوپن پر صراحت سے یہ لکھا جائے کہ یہ وقفِ جدید کا چندہ ہے. اس کی تفصیل دفتر ہذا میں ارسال فرمائی جائے.

امید ہے جملہ سیکرٹریان وقفِ جدید آئندہ ان ہدایات کے مطابق عملدر آمد فرمائیں گے. اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور بیش از بیش خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ؛

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

مرکرہ میں کیرلہ احمدیہ صوبائی کانفرنس!

اس بار کیرلہ سالانہ صوبائی کانفرنس مرکرہ میں ۲۴ ؍اور ۲۵ ؍ مارچ ۱۹۷۳ء کو منعقد ہو رہی ہے۔ محترم جناب حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ اس کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ محترم جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی، محترم جناب مولوی محمد عمر صاحب وغیرہ مبلّغین کرام اس میں شمولیّت اختیار کریں گے۔ اس کانفرنس سے قبل ایک نمائش بھی ۲۱-۲۲-۲۳ ؍تاریخوں میں "ایکسی بیشن احمدیہ انٹرنیشنل" کے نام سے ہوگی۔ اس نمائش کی رسم افتتاح ہندوستان کے سابق کمانڈر انچیف جنرل کریاپا ادا کرینگے۔

ہندوستان کے احمدی احباب سے اور خصوصاً کیرلہ اور میسور سٹیٹ کے احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس مجوّزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شامل ہو کر اس کو کامیاب بنائیں۔ نیز کانفرنس کی کامیابی کے لئے تمام احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد ابو الوفاء انچارج مبلّغ کیرلہ سٹیٹ

جماعت احمدیہ ہندوستان کے لئے ضروری اعلان!

بابت انتخاب سنہ ۱۹۷۴ء و سنہ ۱۹۸۰ء

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس مشاورت میں جو فیصلہ ہوا تھا اس کی روشنی میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم مئی سنہ ۱۹۷۴ء کے بعد جماعت ہائے احمدیہ کے امراء و صدر صاحبان اور دیگر عہدیداران کے بارے میں جو انتخابات ہوں گے ان میں مندرجہ ذیل امور کو مدّنظر رکھا جائے گا:۔

(الف) موجودہ امراء و صدر صاحبان کے نام دوبارہ انتخاب کے لئے صرف اسی صورت میں پیش ہو سکیں گے کہ انہیں قرآن کریم ناظرہ آتا ہو۔ اور اپنی جماعت کے کم از کم تینتیس ۳۳ فیصد کو قرآن کریم پڑھوا دیا ہو۔

(ب) دیگر عہدیداروں کے نام بھی دوبارہ انتخاب کے لئے صرف اسی صورت میں پیش ہو سکیں گے جبکہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں۔

نئے انتخابات میں ابھی سوا سال کا عرصہ باقی ہے۔ تمام عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کے معیار کو پورا کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔ انتخابات سے پہلے موجودہ عہدیداروں کے بارہ میں معلومات حاصل کی جائیں گی انشاء اللہ تعالےٰ۔ تاکہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل حرف بحرف کی جا سکے۔

(۲) یہ بھی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فیصلہ جات بالا کے مطابق سنہ ۱۹۷۷ء تا سنہ ۱۹۸۰ء کے انتخابات کے لئے عہدیداروں کا قرآن کریم با ترجمہ جاننا ضروری ہوگا۔ اس لئے جو عہدیدار اس وقت قرآن مجید ناظرہ جانتے ہیں وہ ابھی سے اس کا ترجمہ پڑھنے کی طرف توجّہ فرمائیں۔

جملہ مبلّغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس امر کو بار بار احباب جماعت کے سامنے پیش کرتے رہا کریں اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو آمین۔

ناظر اعلےٰ قادیان

احمدیہ کانفرنس رانچی (بہار)

منعقدہ ۲۱-۲۲ ؍اپریل سنہ ۱۹۷۳ء

محترم سیّد محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی کی دیرینہ خواہش پر نظارت ہذا نے امسال رانچی میں احمدیہ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لئے جو استقبالیہ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اس کے صدر سیّد محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ ہوں گے اور سیکرٹری مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلّغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقرر کئے گئے ہیں۔

سیّد صاحب موصوف کی دیرینہ خواہش تھی کہ چھوٹا ناگپور کے علاقہ میں ایک بڑے پیمانہ پر کانفرنس منعقد کی جائے، جس کے ذریعہ مؤثر طور پر اس علاقہ میں احمدیت کی آواز کو پہنچایا جائے گا۔ چنانچہ اسی خواہش پر نظارت نے فیصلہ کیا ہے کہ رانچی میں ایک کانفرنس بڑے پیمانہ پر ہو۔ اس کانفرنس میں ہندوستان کی جملہ جماعتوں کے نمائندوں کی شمولیت کی بھی مکرم سیّد صاحب کی شدید خواہش ہے۔ سو میں ہندوستان کی جملہ جماعتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے نمائندگان زیادہ سے زیادہ تعداد میں ۲۱-۲۲ ؍اپریل ۷۳ء کو رانچی میں بھجوائیں۔ قیام و طعام کا انتظام سیّد صاحب موصوف نے اپنے ذمّہ لیا ہے۔ جزاہم اللہ تعالےٰ۔

اسی طرح بہار کی جماعتوں کو خصوصیّت سے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنی چاہیئے۔ نیز انتظامی اُمور سرانجام دینے کے لئے خدام الاحمدیّہ مولوی عبد الحق صاحب سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی سے تعاون فرمائیں۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد

ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دُعا

★ خاکسار کے تیسرے لڑکے عزیزم سیّد ظفر الدین احمد ماہ مارچ کے آخر میں B.E.D. اور اس کے بعد B. Sc. کا فائنل امتحان دے رہے ہیں اور چوتھے لڑکے سیّد ظہیر الدین احمد میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار سیّد بشیر الدین احمد معلم وقف جدید ارکی پٹنہ)

★ خاکسار کے خسر محترم قریشی فضل حق صاحب درویش عرصہ ایک ماہ سے امرتسر ہسپتال میں داخل ہیں کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار: لطیف احمد فاروق قادیان)

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپّل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:۔

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

نادر موقع

خاکسار کے پاس مندرجہ ذیل نایاب کتب کے چند نسخے برائے فروخت موجود ہیں۔ ضرورت مند احباب بذریعہ ڈاک قیمت کا تصفیہ کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں:۔

(۱). تفسیر کبیر پارہ عم سورۃ النّبا تا البلد

(۲). حقیقۃ الوحی۔

خاکسار: قریشی عبد القادر اعوان
درویش قادیان ضلع گورداسپور

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA - 1

تار کا پتہ: "Autocentre" فون نمبرز:- 23-1652 23-5222